باب نمبر5

تاریخِ پاکستان II (1971ء تا حال)

حصہ انشائیہ

تدریسی مقاصد:

باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

(i) مختلف ادوار میں پاکستان کی صنعتی، زرعی، تعلیمی، طبی، معاشی، معاشرتی، آئینی اور انتظامی اصلاحات اور ترقی کے اہم پہلوؤں کی وضاحت کر سکیں۔

(ii) ذوالفقار علی بھٹو کا دورِ حکومت

(iii) جنرل محمد ضیاء الحق کا دورِ حکومت

(iv) بے نظیر بھٹو کا دورِ حکومت (اوّل، دوم)

(v) محمد نواز شریف کا دورِ حکومت (اوّل، دوم)

(vi) جنرل پرویز مشرف کا دورِ حکومت

(vii) سید یوسف رضا گیلانی کا دورِ حکومت

(vii) انتخابات 2018ء اور نئی حکومت کی تشکیل پر بحث کر سکیں۔

(viii) 1973ء کے دستور کے اہم پہلوؤں کی نشاندہی کر سکیں۔

(ix) پاکستان بحیثیت ایٹمی قوت پر بحث کر سکیں۔

تاریخِ پاکستان II (1971ء تا حال)

سوال 1: **ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں کی جانے والی زرعی اور صنعتی اصلاحات بیان کریں۔**

جواب: **ذوالفقار علی بھٹو کا دورِ حکومت:**

(i) اقتدار کی منتقلی:

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد جنرل یحییٰ خان نے 20 دسمبر 1971ء کو پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین ذوالفقار علی بھٹو کو اقتدار منتقل کر دیا۔ اس طرح ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت کا آغاز ہوا۔

(ii) پاکستان کی تعمیرِ نو:

ذوالفقار علی بھٹو نے اقتدار سنبھالتے ہی پاکستانی قوم نا اُمید اور مایوس تھی اُنھوں نے عوام کو حوصلہ دیا اور فوری انقلابی اقدامات اُٹھائے۔

(iii) مارشل لاء کا خاتمہ:

21 اپریل 1972ء کو ملک سے مارشل لاء کا خاتمہ کر دیا گیا عبوری آئین 1972ء کے تحت ذوالفقار علی بھٹو نے حکومت سنبھال لی اور ملکی مسائل کی طرف توجہ دی۔

(iv) دستور ساز کمیٹی:

ذوالفقار علی بھٹو نے آئین کی ضرورت و اہمیت کو مدِنظر رکھتے ہوئے تمام سیاسی جماعتوں کو نمائندگی دیتے ہوئے 25 اراکین پر مشتمل دستور ساز کمیٹی بنائی۔

صنعتی اصلاحات:

ذوالفقار علی بھٹو پاکستان میں صنعتی ترقی کو عوام کی ترقی کے لیے بہت ضروری خیال کرتے تھے لیکن بھٹو دور میں سرمایہ دارانہ نظام کے تحت صنعتی شعبہ چند مخصوص ہاتھوں میں مرتکز تھا۔

(1) آرڈیننس:

2 جنوری 1972ء کو بھٹو حکومت نے ایک آرڈیننس جاری کیا جس کے تحت صنعتوں کو قومی تحویل میں لینے کا فیصلہ کیا۔

(2) سرکاری تحویل میں لی جانے والی صنعتیں:

(i) پرزے جوڑ کر گاڑیاں بنانے والی صنعت۔
(ii) سیمنٹ کی صنعت
(iii) فولاد سازی اور لوہے کی صنعت
(iv) میٹرو کیمیکل کی صنعت
(v) بھاری مشینری کی صنعت

(3) اہم اداروں اور صنعتی اداروں کو قومی تحویل میں لینا:

ذوالفقار علی بھٹو نے مختلف قومی اداروں کو تحویل میں لینے کی حکمت عملی اپنائی اس حکمتِ عملی کا مقصد ملک میں اقتصادی استحکام پیدا کرنا تھا۔

بنکوں اور بیمہ کمپنیوں کو قومی تحویل میں لینا:

بڑے بڑے سرمایہ دار خاندانوں نے اپنے اپنے نجی بنک اور بیمہ کمپنیاں بنا رکھی تھیں جس سے سرمایہ دار نظام کو تو تقویت مل رہی تھین لیکن ملک کو کوئی خاص فائدہ نہ تھا۔

اداروں کو قومی ملکیت میں لینے کا مقصد:

اداروں کو قومی ملکیت میں لینے کا مقصد ملک کے مالیاتی معاملات پر کنٹرول حاصل کرنا تھا اور اس کے فوائد عام آدمی تک پہنچانا تھا۔ اسی لیے سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان کا ادارہ قائم کیا گیا۔

صنعتی اصلاحات کے مقاصد:

(i) صنعتی اصلاحات کا مقصد مزدوروں کے حالات کو بہتر بنانا۔
(ii) بہتر صنعتی ماحول پیدا کرنا۔
(iii) ملکی معیشت کی تعمیر نو کی خاطر صنعت کی بحالی اور ترقی کے لیے مزدوروں کو صنعتوں میں مؤثر نمائندگی دی گئی۔
(iv) صنعتوں کے منافع میں مزدوروں کا حصہ بڑھایا گیا۔
(v) ملازمین کے لیے بونس کی ادائیگی لازم قرار پائی۔
(vi) مزدوروں کے لیے صحت کی سہولتوں میں اضافہ کیا گیا۔
(vii) مزدوروں کے زخمی ہونے، وفات پانے یا کسی حادثے کی صورت میں ان کی ملنے والے معاوضے میں اضافہ کیا گیا۔
(viii) گروپ انشورنس اور سوشل سیکیورٹی کا نام نافذ کیا گیا۔

کیا آپ جانتے ہیں

دولت مشترکہ ان ممالک کی تنظیم ہے جن پر تاج برطانیہ کی حکومت رہی ہے۔ یہ تنظیم 1926ء میں قائم ہوئی۔ پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش سمیت کئی ممالک اس کے رکن ہیں۔

زرعی اصلاحات:

پاکستان کی اکثریت آبادی کا پیشہ زراعت ہے۔ یکم مارچ 1972ء کو ذوالفقار علی بھٹو نے زرعی اصلاحات کا اعلان کیا۔

زرعی اصلاحات کا مقصد:

ان اصلاحات کا مقصد زرعی نظام کو بہتر بنانا اور زراعت سے وابستہ افراد کے معاشی حالات کو بہتر بنانا، زرعی پیداوار میں اضافہ کرنا اور ملکی معیشت کی تعمیر نو تھا۔

زرعی اراضی کی حد ملکیت:

زرعی اصلاحات میں زرعی اراضی کی ملکیتی حد کم کر کے 150 ایکٹر نہری اور 300 ایکٹر بارانی مقرر کی گئی۔

ملکیتی حد کی درستگی:

زرعی اصلاحات سے ملکیت کی حد درست کی گئی۔ اس مقررہ حد سے زیادہ اراضی ریاست کی ملکیت قرار پائی۔

مزارعین کے مفادات کا تحفظ:

ذوالفقار علی بھٹو کی زرعی پالیسی کے تحت مالکان کو مزارعین کی ناجائز بے دخلی سے روک دیا گیا۔ مزارعین کے مفادات کے تحفظ کے لیے یہ اقدام کیا گیا۔

زمین کی کاشت کاروں کو بلا معاوضہ تقسیم:

زرعی اصلاحات کے تحت زمین داروں سے زائد زمینیں لے کر مزارعیں اور غریب کاشت کاروں میں بلا معاوضہ تقسیم کر کے یہ انقلابی قدم اُٹھایا گیا جس سے زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا۔

سوال 2: ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں کی جانے والی صحت کی اصلاحات نیز معاشی، معاشرتی، آئینی اور انتظامی اصلاحات بیان کریں۔

جواب:

(i) صحت سے متعلق اصلاحات:

بنیادی مراکز صحت کا قیام اور غریبوں کے لیے علاج کی مفت سہولت کے لیے بجٹ میں اضافہ کیا گیا۔

میڈیکل کالجز کا قیام: ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے ملک میں نئے میڈیکل کالجز قائم کیے تاکہ صحت کے بنیادی مسائل پر قابو پایا جاسکے۔

معاشی اصلاحات:

ذوالفقار علی بھٹو نے ملک کی معاشی تعمیر نو کے متعدد اقدامات کیے، جن میں صنعتوں اور بینکوں کو قومی تحویل میں لینا اور مزدوروں کے لیے اصلاحات شامل تھیں۔

> **کیا آپ جانتے ہیں**
> ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کے پہلے اور واحد سویلین چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر تھے۔

پیپلز پارٹی کا منشور اور نعرہ:

تمام معاشی اصلاحات کا مرکز پاکستان پیپلز پارٹی کا منشور تھا جس میں مقبول عام نعرہ، روٹی کپڑا اور مکان کو نمایاں مقام حاصل تھا۔

معاشی حکمت عملی کی سمت سوشلزم:

ذوالفقار علی بھٹو کی معاشی حکمت عملی کی سمت سوشلزم تھی بھٹو کے واضح الفاظ تھے کہ:

''اسلام ہمارا دین ہے سوشلزم ہماری معیشت ہے۔''

ٹرانسپورٹ کی سہولت:

ملک بھر میں سڑکوں کا جال بچھایا گیا۔ نجی ٹرانسپورٹ کے مقابلے میں گورنمنٹ کی ٹرانسپورٹ کو فروغ دیا گیا۔ ریل کے سفر کو آرام دہ بنایا گیا۔

معاشرتی اصلاحات:

معاشرے میں امیر اور غریب کا فرق کم کرنے اور عوام کا معیار زندگی بہتر بنانے کے لیے پُر خلوص اور نتیجہ خیز اقدامات اُٹھائے گئے۔

ملک میں بے چینی کی کیفیت کو ختم کرنے کے لیے بھٹو نے اپنی تقریروں کے ذریعے عوام کو ہمت اور حوصلہ دیا۔

معاشی ترقی کے لیے اہم پروگرام:

(i) 2 گھر کے افراد کو گھر فراہم کرنے کے لیے 5 مرلہ سکیم کا آغاز کیا۔

(ii) حکومت نے لاکھوں بے روزگار نوجوانوں کو روزگار کے لیے مشرق وسطیٰ کے ممالک میں بھیجا۔

(iii) معاشرتی لحاظ سے خواتین کے تحفظ کے لیے اقدامات اُٹھائے گئے۔

(iv) عوامی تعمیراتی پروگرام کے تحت دیہاتی علاقوں میں ترقی کے لیے اقدامات کیے گئے۔

(v) سینکڑوں دیہات کو بجلی فراہم کی گئی۔

آئینی اصلاحات:

ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں پاکستان کا متفقہ آئین 1973ء میں نافذ کیا گیا۔اس دور کی آئینی ترامیم درج ذیل ہیں۔

(i) پہلی ترمیم 1974ء:

پہلی آئینی ترمیم میں چاروں صوبوں کی حدود کا تعین کیا گیا۔فاٹا (FATA) کو پاکستان کا حصہ قرار دیا گیا۔

دوسری ترمیم 1974ء:

دوسری ترمیم ختم نبوت کے حوالے سے تھی جس میں کہا گیا کہ نبوت کے جھوٹے دعوے دار یا حضرت محمد ﷺ کو خاتم النبین نہ ماننے والا ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا۔

تیسری ترمیم 1975ء:

تیسری آئینی ترمیم میں ملکی سلامتی کو نقصان پہنچانے والے کو ملک دشمن قرار دیا گیا۔

چوتھی ترمیم 1975ء:

چوتھی آئینی ترمیم کے ذریعے اقلیتوں کے لیے قومی اسمبلی میں چھ (6) نشستوں کا اضافہ کیا گیا۔

پانچویں ترمیم 1976ء:

پانچویں آئینی ترمیم میں کہا گیا کہ رکن قومی اسمبلی یا عام انتخابات میں حصہ لینے والا بیک وقت صوبوں کا گورنر نہیں رہ سکتا۔

چھٹی ترمیم:

چھٹی آئینی ترمیم میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اور ہائی کورٹس کے چیف جسٹس کی مدت ملازمت اور ریٹائرمنٹ کی عمر کا تعین کیا گیا۔

ساتویں ترمیم 1977ء:

اس ترمیم کے ذریعے سے وزیراعظم کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ ملکی حالات کے پیش نظر کسی معاملے میں ریفرنڈم کے لیے صدر کو مشورہ دے سکتا ہے۔

انتظامی اصلاحات:

ذوالفقار علی بھٹو کے غیر ملکی دورے:

ذوالفقار علی بھٹو نے دوسرے ممالک کے سربراہوں کے ساتھ تعلقات قائم کرنے اور پاکستان کو عظیم اقوام کی صف میں جائز مقام دلانے کے لیے مختلف ممالک کے دورے کیے۔بھٹو نے 1972ء میں افغانستان، چین اور روس وغیرہ کے دورے کیے۔

بھارت کے ساتھ شملہ معاہدہ:

1971ء میں بھارت کے ساتھ شملہ معاہدہ کیا جس کے نتیجے میں جنگی قیدیوں کی وطن واپسی ممکن ہوئی۔

سول سروس آف پاکستان میں اصلاحات:

بھٹوحکومت ن سول سروس آف پاکستان کے ڈھانچے اور پولیس کے نظام میں اصلاحات کیں۔

اسلامی سربراہی کانفرنس:

1971ء میں لاہور میں اسلامی سربراہی کانفرنس کا انعقاد بھٹو کا کارنامہ تھا۔ مسلم اُمہ کے اتحاد کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

مسئلہ کشمیر کو اجاگر کرنا:

مسئلہ کشمیر کو دُنیا بھر میں اُجاگر کرنے میں ذوالفقار علی بھٹو نے اہم کردار ادا کیا۔ 5 فروری کو یوم کشمیر کے طور پر منانے کا فیصلہ بھٹو کے کارناموں میں سے ایک ہے۔

قومی شناختی کارڈ کا آغاز:

پاکستانی عوام کو شناخت دینے کے لیے قومی شناخت کارڈ بنانے کا آغاز بھٹو کے دورِ حکومت میں کیا گیا۔

سوال 3: جنرل محمد ضیاء الحق کا دورِ حکومت 88-1977 بیان کیجئے۔

جواب: پاکستان قومی اتحاد کی احتجاجی تحریک:

ذوالفقار علی بھٹو نے قبل از وقت انتخابات کرانے کا علان کیا اور مارچ 1977ء میں انتخابات منعقد کرائے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کا مقابلہ کرنے کے لیے حزب اختلاف کی نو جماعتوں نے متحد ہو کر ''پاکستان قومی اتحاد (PNA) تشکیل دیا۔ ان انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی کو کامیابی حاصل ہوئی مگر پاکستان قومی اتحاد نے پیپلز پارٹی پر دھاندلی کا الزام لگا کر احتجاجی تحریک شروع کر دی۔

مارشل لاء کا نفاذ:

ذوالفقار علی بھٹو اور پاکستان قومی اتحاد کے درمیان مسئلے کے حل کے لیے مذاکرات شروع ہوئے ہی تھے کہ جنرل محمد ضیاء الحق نے مارشل لاء نافذ کر دیا۔

ذوالفقار علی بھٹو کی گرفتاری اور پھانسی:

ضیاء الحق نے تمام سیاسی جماعتوں پر پابندی عائد کر دی۔ ذوالفقار علی بھٹو کو گرفتار کر لیا گیا۔ تمام سیاسی منظر نامہ تبدیل ہو گیا ذوالفقار علی بھٹو کو نواب محمد احمد خاں کے قتل کیس میں سزائے موت دے دی گئی۔

90 روز کے اندر انتخابات کرانے کا وعدہ:

جنرل ضیاء الحق نے مارشل لاء کے ذریعے اقتدار حاصل کر کے قوم سے اپنے خطاب میں ملک میں 90 روز کے اندر انتخابات کرانے کا وعدہ کیا مگر مختلف وجوہات کی بناء پر انتخابات ملتوی ہوتے رہے۔

1985ء میں غیر جماعتی بنیادوں پر انتخابات:

آخر کار آٹھ سال کا عرصہ گزرنے کے بعد 1985ء میں غیر جماعتی بنیادوں پر انتخابات کرائے گئے اور ملک سیاسی نظام بحال کیا گیا۔

محمد خان جونیجو بطور وزیر اعظم:

1985ء کے انتخابات کے بعد صوبہ سندھ سے تعلق رکھنے والے محمد خان جونیجو کو وزیر اعظم نامزد کیا گیا۔ جونیجو اگرچہ غیر جماعتی اسمبلی کے رکن تھے مگر قریباً دو ماہ کے اندر انھوں نے اپنے حامیوں کی مدد سے مسلم لیگ کے نام سے سیاسی جماعت قائم کر کے ملک میں جماعتی سیاسی نظام بحال کر دیا۔

آئین پاکستان 1973ء میں آٹھویں ترمیم:

1985ء میں آئین پاکستان 1973ء میں آٹھویں ترمیم کی گئی۔ اس ترمیم کے تحت صدرِ پاکستان کو کئی اضافی اختیارات اور آئینی طاقت حاصل ہوگئی۔

آرٹیکل 158 اور 58-2B:

آرٹیکل 58 کے تحت صدر پاکستان کو کئی اختیارات حاصل ہوئے جس کے تحت صدر پاکستان کی قومی اسمبلی کو تحلیل کر سکتا تھا۔ لیکن سینٹ کو تحلیل کرنے کا اختیار حاصل نہ تھا۔ آرٹیکل 58-2B کی رو سے صدرِ پاکستان، وزیر اعظم اور اس کی کابینہ کو بھی فارغ کر سکتا تھا۔

محمد خان جونیجو کی حکومت کا خاتمہ:

محمد خان جونیجو جمہوری مزاج کے آدمی تھے۔ جنرل ضیاء الحق کے ساتھ ان کی بہت زیادہ ہم آہنگی نہ ہو سکی۔ دونوں کے درمیان اختلافات پیدا ہوئے۔ جس کی بناء پر ضیاء الحق نے آرٹیکل 58-2B کو استعمال کرتے ہوئے 29 مئی 1988ء کو محمد خان جونیجو کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ اور اسمبلیاں تحلیل کر دیں۔

سوال 4: جنرل محمد ضیاء الحق کے دورِ حکومت کی اہم اصلاحات بیان کریں۔

جواب: جنرل محمد ضیاء الحق کے دورِ حکومت کی اہم اصلاحات درج ذیل ہیں۔

صنعتی اصلاحات:

جنرل محمد ضیاء الحق نے ذوالفقار علی بھٹو کی پالیسیاں ترک کر دیں اور بہت سی صنعتیں مالکان کو واپس کر دیں۔ ان میں کاٹن فیکٹریاں، چاول اور آٹے کی ملیں وغیرہ نمایاں ہیں۔

سرمایہ کاروں کو تحفظ:

ضیاء الحق دورِ حکومت میں سرمایہ کاروں کو تحفظ فراہم کیا گیا۔ پرائیویٹ شعبے میں بڑی صنعتیں لگائی گئیں۔ ملکی برآمدات میں اضافہ ہوا۔

زرعی اصلاحات:

زراعت کے شعبے کو ترقی دی گئی زرعی پیداوار پر عشر نافذ کر دیا گیا۔

شرح عشر:

عشر کی شرح بارانی علاقوں میں 10 فیصد جب کہ نہری علاقوں میں 5 فیصد مقرر کی گئی۔

تعلیمی اصلاحات:

(i) اسلامیات اور مطالعہ پاکستان کے مضامین کو گریجوایشن تک لازمی قرار دیا گیا۔
(ii) خواتین کے لیے الگ یونیورسٹی کے قیام کے لیے اقدامات کیے گئے۔
(iii) اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل نو کی گئی۔ (iv) اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن پر اسلامی شعائر کی ترویج کا کام کیا گیا۔
(v) غلطیوں سے پاک قرآن مجید کی طباعت کا بندوبست کیا گیا۔
(vi) ملک میں خواندگی کی شرح میں اضافے کے لیے تعلیمی ترقی اور تعلیم بالغاں کے پروگرام شروع کیے گئے۔

صحت سے متعلق اصلاحات:

ملک بھر میں صحت کی سہولیات کی فراہمی کے لیے پروگرام شروع کیا گیا۔

دیہی علاقوں میں مراکزِ صحت:

دیہی علاقوں میں بنیادی مراکزِ صحت کھولے گئے۔ اس کے علاوہ لیڈی ہیلتھ ورکرز کے ذریعے طبی سہولیات کی فراہمی کا آغاز کیا گیا۔

معاشی اصلاحات:

زکوٰۃ کا نظام:

1980ء سے زکوٰۃ کا نظام سرکاری سطح پر نافذ کر دیا گیا۔ یکم رمضان المبارک کو مسلمان کھاتہ داروں کے اکاؤنٹ سے اڑھائی فیصد (25) سالانہ کے حساب سے زکوٰۃ کاٹی جانے لگی۔

سود سے پاک بنکاری:

سود سے پاک بنکاری کا نظام قائم کیا گیا۔ تمام بینکوں میں نفع ونقصان کی شراکت کی بنیاد پر اکاؤنٹ کھولے گئے۔

معاشرتی اصلاحات:

جنرل ضیاء الحق نے 1977ء سے 1988ء کے دوران پاکستان میں اسلامی معاشرے کے قیام کے لیے متعدد اقدامات کیے۔

قراردادِ مقاصد دستور کا حصہ:

قراردادِ مقاصد جو کہ اس سے پہلے دساتیر 1956 اور 1962ء کے دساتیر کے دیباچوں کا حصہ تھی۔ اُسے باقاعدہ دستور کا حصہ بنا دیا گیا۔

شرعی عدالتوں کا قیام:

ملک میں شرعی عدالتیں قائم کی گئیں غیر اسلامی قوانین کو تیزی سے اسلامی قوانین سے بدلنے کا عمل شروع کیا گیا۔

اسلامی سزاؤں کا نفاذ:

شراب نوشی، چوری اور دیگر جرائم کے خاتمے کے لیے اسلامی سزائیں نافذ کی گئیں۔ منشیات کے خاتمہ کے لیے صدارتی احکامات جاری کیے گئے۔

نماز کے نظام کی باقاعدگی:

ملک میں نماز کے نظام کو باقاعدہ بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے۔ الغرض ملک میں اسلامی ماحول کے قیام کے لیے ہر ممکن کوشش کی گئی۔

آئینی اصلاحات:

جنرل ضیاء الحق کے دور میں پاکستان کے آئین میں درج ذیل ترامیم ہوئیں۔

آٹھویں ترمیم 1985ء:

آٹھویں آئینی ترمیم کے تحت آئندہ سے صدرِ مملکت کا انتخاب پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں اور چاروں صوبائی اسمبلیوں پر مشتمل انتخابی ادارہ کرے گا۔

ترمیم کی رُو سے صدر کے اختیارات:

آٹھویں ترمیم کی رُو سے صدر کو غیر معمولی اختیارات حاصل ہو گئے اور وزیر اعظم کی حیثیت ثانوی ہو گئی۔ سینٹ کے اراکین کی مدت چھ سال مقرر کی گئی۔

نویں ترمیم 1985ء:

آئین کے آرٹیکل 2 میں ان الفاظ کا اضافہ کیا گیا کہ اسلامی احکامات، جو قرآن و سنت سے ماخوذ ہوں، اعلیٰ ترین قانون اور راہنمائی کا منبع ہوں گے۔

دسویں ترمیم 1987ء:

دسویں آئینی ترمیم کی رُو سے قومی اسمبلی اور سینٹ کے لیے ورکنگ کے کم از کم 130 دِن مقرر کیے گئے۔

انتظامی اصلاحات:

روسی افواج کا حملہ:

1979 میں روسی افواج افغانستان میں داخل ہو گئیں۔ جنرل محمد ضیاء الحق نے بڑے اعتماد اور حوصلے کے ساتھ دوٹوک پالیسی اپنائی اور روسی مداخلت کی خلاف ڈٹ گئے۔

افغانستان کی روس کے خلاف مزاحمت:

افغانستان کے عوام روس کے حملے کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے اور مزاحمت شروع کر دی۔ حکومت پاکستان کی اخلاقی مدد کے سبب افغان مجاہدین کے حوصلے بلند ہو گئے۔

روس کی مایوسی:

مجاہدین نے ہر محاذ پر روسی افواج کو شکست دی۔ 1986ء تک روس بالکل مایوس ہو گیا۔ جب اُسے اپنی شکست نظر آنے لگی تو وہ مذاکرات کی میز پر آ گیا۔

ہوائے درّہ خیبر ہے محو انتظار اب بھی
کہ آجائے کوئی رہوارِ وحشت سوار اب بھی

جنیوا معاہدہ:

افغانستان میں جنگ بندی کے لیے اپریل 1988ء میں امریکا اور روس کے درمیان جنیوا میں ایک معاہدہ طے پایا۔ پاکستان بھی اس معاہدے کا حصہ تھا۔

روس کی شکست:

روس نے اپنی شکست تسلیم کر لی اور وعدے کے مطابق 15 فروری 1989ء کو اپنی فوجیں افغانستان سے واپس بلا لیں۔

اُس قوم کو شمشیر کی حاجت رہتی
ہو جس کے جوانوں کی خودی صورت فولاد

افغان مہاجرین کی ہجرت:

افغانستان کے خراب حالات کی وجہ سے لاکھوں افغان مہاجرین ہجرت کر کے پاکستان چلے آئے۔ پاکستان میں افغان مہاجرین کے لیے سیکڑوں کیمپ قائم کیے گئے۔ دونوں ممالک کی عوام کے درمیان تعلقات مضبوط ہوئے۔

پاکستان کی عالمی سطح پر پذیرائی:

افغانستان پر روسی تسلّط اور مظالم کی مذمت کرنے پر پاکستان کو عالمی سطح پر بہت پذیرائی ملی کامیاب افغان پالیسی کی وجہ سے پاکستان کو دنیا بھر میں خصوصی مقام حاصل ہوا۔

جمہوری ریاستوں کے ساتھ تعلقات:

جمہوری ریاستوں کے ساتھ پاکستان کے تعلقات مزید مستحکم ہوئے۔ پاک افغان سفارتی تعلقات میں بھی نمایاں بہتری آئی۔

جنرل محمد ضیاء الحق کی خدمات کا اعتراف:

جنرل محمد ضیاء الحق کی خدمات کو عالمی سطح پر سراہا گیا۔ اُنھوں نے اسلامی سربراہی کانفرنس اور مسلم اُمہ کے اتحاد سے متعلق سرگرمیوں میں بھرپور شرکت کی اسلامی کانفرنس کے نمائندے کی حیثیت سے جنرل اسمبلی سے خطاب بھی کیا۔

سوال 5: بے نظیر بھٹو کا پہلا دورِ حکومت اور اس کی اہم اصلاحات بیان کریں۔

جواب: ضیاء الحق کے دورِ اقتدار کا خاتمہ:

17 اگست 1988ء کو جنرل ضیاء الحق اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بہاولپور سے واپسی پر فضائی حادثے میں جاں بحق ہو گئے۔ اس طرح ضیاء الحق کے 11 سالہ دورِ اقتدار کا خاتمہ ہوا۔

غلام اسحاق خان بطور صدرِ مملکت:

سینٹ کے چیئرمین غلام اسحاق خان نے فوری طور پر صدرِ مملکت کا عہدہ سنبھالا اور ملک میں قیادت کے بحران کو حل کیا۔

جماعتی بنیادوں پر انتخابات:

1988ء میں غلام اسحاق خان نے جماعتی بنیادوں پر انتخابات کرائے۔ پاکستان پیپلز پارٹی سمیت کثیر تعداد میں سیاسی جماعتوں نے انتخابات میں حصہ لیا۔

بے نظیر بھٹو کے دورِ حکومت کا آغاز:

1988ء کے انتخابات میں محترمہ بے نظیر بھٹو کی قیادت میں پیپلز پارٹی کو مرکز، صوبہ سندھ اور صوبہ سرحد (خیبر پختونخواہ) میں کامیابی حاصل ہوئی۔ اس طرح مرکز اور دو صوبوں میں پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت قائم ہوئی۔

اسلامی دُنیا کی پہلی خاتون وزیر اعظم:

2 دسمبر 1988ء کو محترمہ بے نظیر بھٹو نے اسلامی دُنیا کی پہلی خاتون وزیر اعظم کی حیثیت سے حلف اُٹھایا۔ بے نظیر بھٹو کی حکومت کے قیام کو حقیقی معنوں میں عوامی حکومت کی بحالی قرار دیا گیا پنجاب میں اسلامی جمہوری اتحاد نے حکومت بنائی۔

اس دور کی اہم اصلاحات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

صنعتی اصلاحات:

بے نظیر بھٹو کے پہلے دورِ حکومت میں بہت سی صنعتیں لگائی گئیں۔ آٹو موبائل ٹیکسٹائل کی صنعت نے ترقی کی۔

زرعی اصلاحات:

زراعت کے شعبے کو ترقی دی گئی۔ زرعی پیداوار میں اضافے کے لیے بیج، کھاد اور زرعی ادویات خریدنے کے لیے کسانوں کو آسان شرائط پر قرضے دیے گئے۔

تعلیمی اصلاحات: تعلیمی اداروں میں مختلف سہولیات فراہم کی گئیں۔ خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی گئی۔

صحت سے متعلق اصلاحات: شہری اور دیہی علاقوں میں صحت کی سہولیات کی فراہمی کے لیے بہت سے پروگرام شروع کیے گئے۔

معاشی اصلاحات:

بے نظیر بھٹو کی حکومت نے روزگار کی فراہمی کے لیے پلیسمنٹ بیورو کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا۔ جس سے ہزاروں لوگوں کو ملازمتیں ملیں۔

معاشرتی اصلاحات:

لوگوں کا معیارِ زندگی بہتر بنانے ملک کی ترقی اور سماجی بہبود کے لیے بے نظیر بھٹو کی حکومت نے ''پیپلز ورکس پروگرام'' شروع کیا۔

آئینی اصلاحات:

گیارھویں ترمیم: بے نظیر بھٹو کی حکومت کے پہلے دور میں گیارھویں ترمیم 1989ء میں پیش ہوئی۔ یہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں خواتین کی نشستوں کے حوالے سے تھی۔

انتظامی اصلاحات:

دولتِ مشترکہ میں دوبارہ شمولیت: ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں 1972ء میں پاکستان نے دولت مشترکہ سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ 1989ء میں بے نظیر کے دورِ حکومت میں پاکستان دوبارہ دولت مشترکہ کا رکن بنا۔

خارجہ پالیسی:

بے نظیر بھٹو کی حکومت نے پڑوسی ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے کی پالیسی پر عمل کیا۔

چوتھی سارک سربراہی کانفرنس:

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے پاکستان میں منعقد ہونے والی چوتھی سارک سربراہی کانفرنس میں شرکت کی۔ اس موقع پر حکومت وقت نے تمام پڑوسی ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات کی خواہش کا اظہار کیا۔

صدارتی انتخاب:

بے نظیر بھٹو کے دورِ حکومت میں 1988ء میں صدارتی انتخاب کا انعقاد ہوا جس میں غلام اسحاق خان نے نوابزادہ نصر اللہ خاں کے خلاف انتخاب جیتا اور صدر کی حیثیت سے حلف اُٹھایا۔

بے نظیر بھٹو کی حکومت کا خاتمہ:

بے نظیر بھٹو کی حکومت 20 ماہ سے زیادہ نہ چل سکی۔ 6 اگست 1990ء کو صدر غلام اسحاق خان نے آئین کی دفعہ 58-2B کو استعمال کرتے ہوئے بے نظیر بھٹو کی حکومت پر کرپشن کے الزامات لگا کر اسے برطرف کر دیا مرکزی اور صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دی گئیں۔

سوال 6: بے نظیر بھٹو کا دوسرا دورِ حکومت اور اہم اصلاحات بیان کریں۔

جواب: بے نظیر بھٹو کا دوسرا دورِ حکومت:

پاکستان پیپلز پارٹی نے 1993ء کے عام انتخابات میں اکثریت حاصل کی۔ اب کی بار پیپلز پارٹی نے مرکز کے ساتھ ساتھ تین صوبوں میں حکومت قائم کی۔

پر اعتماد اور مستحکم حکومت:

تین صوبوں میں حکومت بنانے کی وجہ سے اب کی بار بے نظیر بھٹو کی حکومت زیادہ مستحکم تھی۔ اُنھوں نے متعدد اصلاحات کے ذریعے ملکی ترقی کے عمل کو آگے بڑھایا۔

اصلاحات: بے نظیر بھٹو کے دوسرے دور کی اہم اصلاحات درج ذیل ہیں۔

1۔ **صنعتی اصلاحات:** ملک میں صنعتیں لگانے پر بہت سی رعایتیں دینے کا اعلان کیا گیا۔

معاشی بحران: صنعت کاروں کو رعایتیں دینے کی وجہ سے عوام پر بھاری ٹیکس لگا دیا گیا۔ ملک صنعتی اور معاشی بحران کا شکار ہو گیا۔

2۔ زرعی اصلاحات:

کسانوں کے لیے مراعات:

(i) بے نظیر بھٹو کے دورِ حکومت میں کسانوں کو قرضے دینے کے لیے کسان بینک قائم کیا گیا۔

(ii) عوامی ٹریکٹر سکیم کے ذریعے کسانوں کو ٹریکٹر فراہم کیے گئے۔

(iii) زرعی ترقیاتی بینک اور کمرشل بنکوں نے بھی زرعی قرضہ جات فراہم کیے۔

(iv) کسان ان قرضوں سے کھاد، بیج اور زرعی ادویات خریدنے کے قابل ہوئے۔

تعلیمی اصلاحات:

پرائمری تعلیم اور خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی گئی۔ اساتذہ کے لیے مختلف مراعات کا اعلان کیا گیا۔ تعلیمی اداروں میں سہولتوں کی فراہمی کے لیے مختلف اقدامات کیے گئے۔

صحت سے متعلق اصلاحات:

عوامی ہیلتھ سکیم کے ذریعے صحت کی سہولیات گھر گھر پہنچانے کے لیے اقدامات کیے گئے۔ خواتین کے لیے صحت کی پالیسیاں بنائی گئیں۔

لیڈی ہیلتھ ورکرز اور انسدادِ پولیو مہم:

بے نظیر بھٹو کے دوسرے دورِ حکومت میں ہزاروں لیڈی ہیلتھ ورکرز کو بھرتی کیا گیا۔ سوشل سکیورٹی کے تحت ملک میں ڈسپنسریاں قائم کی گئیں۔ انسدادِ پولیو مہم شروع کی گئی۔

معاشی اصلاحات:

بے نظیر بھٹو کے دور میں درج ذیل معاشی اصلاحات ہوئیں۔

آٹھواں پانچ سالہ منصوبہ:

بے نظیر کے اس دور میں آٹھویں پانچ سالہ منصوبے کا آغاز کیا گیا جس سے ملک میں ترقی کی رفتار تیز ہوئی۔

پاور پالیسی کا اعلان:

بے نظیر بھٹو نے 1994ء میں ایک نئی پاور پالیسی کا اعلان کیا۔ ملک میں توانائی، بجلی کی کمی اور لوڈ شیڈنگ کا بحران ختم کرنے کے لیے عملی اقدامات کیے۔ لاکھوں گیس کنکشنز فراہم کیے گئے۔

سٹیل ملز اور پورٹ قاسم:

پاکستان سٹیل ملز کو منافع بخش ادارہ بنایا گیا۔ کراچی میں پورٹ قاسم کو وسعت دی گئی۔

معاشرتی اصلاحات:

لوگوں کا معیارِ زندگی بہتر بنانے اور ملک کی ترقی اور سماجی بہبود کے لیے بے نظیر بھٹو کی حکومت نے ''پیپلز ورکس'' پروگرام شروع کیا۔

خواتین کی بہبود کے پروگرام:

خواتین کے لیے سماجی پالیسیاں بنائیں۔ خواتین کی سہولت کے لیے وومن پولیس اسٹیشن اور فرسٹ وومن بینک قائم کیے گئے۔

آئینی اصلاحات:

بے نظیر بھٹو کے دوسرے دورِ حکومت میں کوئی قابلِ ذکر آئینی اصلاحات نہ ہو سکیں۔

انتظامی اصلاحات:

اس دورِ حکومت پر خارجہ پالیسی پر توجہ دی گئی۔ دوسرے ممالک کے کامیاب دورے کیے گئے۔

صدارتی انتخاب:

1993ء میں صدارتی انتخاب ہوئے جس میں پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما فاروق احمد خان لغاری صدر منتخب ہوئے یوں وزیر اعظم اور صدر دونوں کا تعلق ایک ہی سیاسی جماعت سے تھا۔

بے نظیر بھٹو کے دوسرے دور حکومت کا خاتمہ:

بے نظیر بھٹو کی حکومت اس مرتبہ بھی زیادہ دیر چل سکی۔ صدر فاروق احمد خان لغاری نے آئین کے آرٹیکل 58-2B کو استعمال کرتے ہوئے بدعنوانی کے الزامات لگا کر بے نظیر بھٹو کی حکومت کو برخاست کر دیا۔ اسمبلیاں تحلیل کر دیں اور نئے انتخابات کرانے کا اعلان کیا۔

حاصل کلام:

بے نظیر بھٹو کا دوسرا دورِ حکومت زیادہ پراعتماد اور مستحکم تھا۔ ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے کئی منصوبے شروع کیے گئے۔ معاشی اور معاشرتی اصلاحات میں بہتری لائی گئی۔ دونوں دفعہ بے نظیر بھٹو کی حکومت اپنی آئینی مدت پوری نہ کر سکی حکومتوں کا اس طرح ختم ہو جانا ملکی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

سوال 7: میاں محمد نواز شریف کا پہلا دورِ حکومت اور اس کی اہم اصلاحات بیان کیجیے۔

جواب: میاں محمد نواز شریف کا پہلا دورِ حکومت:

بے نظیر بھٹو کی پہلی حکومت کے خاتمہ کے بعد ملک میں نگران حکومتیں قائم کر کے 1990ء میں انتخابات کرائے گئے۔ ان انتخابات میں اسلامی جمہوری اتحاد کے میاں محمد نواز شریف وزیر اعظم منتخب ہوئے۔

اصلاحات:

نواز شریف نے وزیر اعظم بننے کے بعد اپنی حکومت کو کرنے مستحکم اور ملک کو سیاسی و معاشی بحران سے نکالنے کے لیے متعدد اصلاحات کیں۔ نواز شریف کے پہلے دور کی اہم اصلاحات درج ذیل ہیں۔

صنعتی اصلاحات:

1990ء میں صنعتی پالیسی کا اعلان کیا گیا۔ جس کے تحت نجی شعبے کی حوصلہ افزائی کی گئی۔

نجکاری کمیشن کا قیام:

1991ء میں نجکاری کمیشن قائم کیا گیا۔ اس کا مقصد خسارے میں چلنے والے قومی اداروں کی نجکاری کے عمل کو آگے بڑھانا تھا۔ اس سے قومی خزانے پر مثبت اثرات مرتب ہوئے۔

زرعی اصلاحات:

محمد نواز شریف کی حکومت نے زرعی مشینری، ادویات اور دوسرے زرعی سامان کی درآمدی ڈیوٹی میں چھوٹ دی۔ لاکھوں ایکڑ اراضی مزارعین میں تقسیم کی گئی، اور انھیں مالکانہ حقوق دیے گئے۔

زرعی پالیسی کا اعلان:

1991ء میں حکومت نے کسانوں کے لیے زرعی پالیسی کا اعلان کیا اور کسانوں کی ترقی کے لیے 10 کروڑ روپے مختص کیے۔

تعلیمی اصلاحات:

نواز شریف حکومت نے 1992ء میں دس سالہ تعلیمی منصوبے کا اعلان کیا۔ ملک میں نئے تعلیمی ادارے کھولنے پر توجہ دی گئی۔ تعلیمی اداروں کی عمارات کو بہتر بنایا گیا۔ لاکھوں اساتذہ کو تربیت دی گئی۔

صحت سے متعلق اصلاحات:

نواز شریف نے شعبہ صحت پر خصوصی توجہ دی۔ سرکاری ہسپتالوں کا معیار بہتر بنایا اور بہت سا طبی عملہ بھرتی کیا۔

معاشی اصلاحات:

عوامی منصوبے:

نواز شریف کے اس دور میں بے روزگاری کے خاتمے کے لیے خود روزگار سکیم شروع کی گئی۔ اس سکیم کے تحت نوجوانوں کو پچاس ہزار روپے سے تین لاکھ تک کا قرضہ فراہم کیا گیا۔ تاکہ وہ خود روزگار کا بندوبست کر سکیں۔ ملک میں "تعمیر وطن" کے نام سے ترقیاتی پروگرام شروع کیا گیا۔

لاہور اسلام آباد موٹروے:

نواز شریف نے جنوبی ایشیاء کی طویل ترین موٹروے کے ذریعے لاہور اسلام آباد کو باہم ملانے کے لیے بڑا منصوبہ شروع کیا جو بہت کامیاب ثابت ہوا۔

"لاہور اسلام آباد موٹروے

معاشرتی اصلاحات:

بیت المال کا قیام:

1992ء میں صدارتی آرڈیننس کے ذریعے سے بیت المال کا محکمہ قائم کیا تاکہ غریب لوگوں کی مالی امداد ہو سکے۔

سوشل سکیورٹی سکیم:

سوشل سکیورٹی سکیم کو زیادہ فائدہ مند اور با مقصد بنانے کے لیے اقدامات کیے گئے کسی مزدور کی وفات کی صورت میں تجہیز و تکفین اور بیماری کی صورت میں مالی امداد فراہم کرنے کا اعلان کیا گیا۔

آئینی اصلاحات:

1991ء میں پاکستان کے آئین میں بارھویں ترمیم کی گئی اس ترمیم میں عدلیہ کے متعلق خصوصی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ سنگین جرائم کے مقدمات کے لیے خصوصی عدالتیں قائم کی گئیں۔

انتظامی اصلاحات:

(i) **صوبوں کے درمیان معاہدہ:**

نواز شریف کی حکومت نے صوبوں کے درمیان ایک معاہدہ کرایا۔ جس سے پانی کی تقسیم کا تنازع ختم ہو گیا۔ قومی مالیاتی ایوارڈ کے ذریعے صوبوں کو قابل تقسیم محاصل میں سے حصہ دیا گیا۔

(ii) **خارجہ پالیسی:**

پاکستان نے خارجہ پالیسی میں خاص احتیاط اور کئی مثبت تبدیلیاں لائی گئیں۔ افغانستان میں قیام امن کے حوالے سے افغان رہنماؤں سے مذاکرات کیے اور ان کے درمیان صلح کروائی۔

مسئلہ کشمیر:

مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے بھارت کو باضابطہ دعوت دی گئی تاکہ خطے میں امن کا قیام ممکن بنایا جا سکے۔ حکومت پاکستان نے امریکا اور دوسرے ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے کی بھرپور کوششیں کیں۔

نواز شریف کے غلام اسحاق خان سے اختلافات:

نواز شریف نے مختلف اقدامات کے باوجود یہ حکومت زیادہ عرصہ قائم نہ رہ سکی۔ کراچی اور اندرونِ سندھ سیاسی حالات خراب ہو گئے۔ وزیر اعظم نواز شریف اور صدر غلام اسحاق خان کے درمیان تعلقات خوشگوار نہ رہے اور اختلافات نے جنم لیا۔

نواز شریف کے پہلے دورِ حکومت کا خاتمہ:

صدر پاکستان غلام اسحاق خان نے 18 اپریل 1993ء کو آئین کی شق 58-2B کے تحت میاں نواز شریف کی حکومت کو برطرف کر دیا۔ قومی اور صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دیں ملک میں جاری سیاسی کشمکش کی وجہ سے صدرِ پاکستان کو بھی اپنا عہدہ چھوڑنا پڑا۔

سوال 8: میاں نواز شریف کا دوسرا دورِ حکومت اور اس کی اہم اصلاحات بیان کریں۔

جواب: محمد نواز شریف کا دوسرا دورِ حکومت:

1997ء میں اس ملک میں عام انتخابات منعقد ہوئے جس کے نتیجے میں مرکز میں محمد نواز شریف وزیر اعظم اور صوبہ پنجاب میں میاں محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ بنے۔ محمد رفیق تارڑ کو صدر پاکستان بنایا گیا۔ اس طرح نواز شریف کو پنجاب اور مرکز میں مضبوط اور پر اعتماد فضا میسر آئی۔

وزیر اعظم کے اختیارات میں اضافہ:

میاں نواز شریف نے حزب اختلاف کے ساتھ مل کر آئین میں تیرھویں ترمیم کی جس کے نتیجے میں صدرِ مملکت کے خصوصی اختیارات کو محدود کر کے وزیر اعظم کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا۔ آئین سے 58-2B کی شق کو نکال دیا گیا۔ جس کے ذریعے سے کوئی بھی صدر کسی بھی اسمبلی کو کسی بھی وقت برخاست کر سکتا تھا۔

محمد نواز شریف کی اہم اصلاحات:

اس دورِ حکومت کی اہم اصلاحات درج ذیل ہیں۔

1۔ **صنعتی اصلاحات:**

میاں نواز شریف کی حکومت نے کئی صنعتی اشیاء پر جنرل سیلز ٹیکس نافذ کر دیا ٹیکس وصولی کے لیے کئی افسران بھرتی کیے ہزاروں تاجروں کے اثاثے کی چھان بین کی گئی۔ اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کا بوجھ صارفین کو برداشت کرنا پڑا۔

2۔ **زرعی اصلاحات:**

زراعت کی ترقی کے لیے خصوصی اقدامات کیے گئے۔ کسانوں کو قرضے فراہم کرنے کے لیے انہیں رعایتی قیمت پر کھاد اور بیج وغیرہ مہیا کیے۔

3۔ **تعلیمی اصلاحات:**

1998ء میں حکومت نے نئی تعلیمی پالیسی کا اعلان کیا جس کے تحت نئے تعلیمی ادارے کھولنے کا پروگرام بنایا گیا۔ ہزاروں سکولوں میں سیکنڈ شفٹ کی تدریس کا اہتمام کیا گیا۔ تعلیمی اداروں میں ناظرہ قرآن مجید اور قرآن مجید کی تعلیم کا اعلان کیا گیا۔ بی اے، بی ایس سی، تک اسلامیات کی تعلیم لازمی قرار دینے کا علان کیا گیا۔

4۔ **صحت سے متعلق اصلاحات:**

لوگوں کو علاج معالجہ کی سہولت دینے کے لیے ہسپتال اور ڈسپنسریاں کھولی گئیں۔ میڈیکل سٹاف کی جدید خطوط پر تربیت کا بندوبست کیا گیا۔

5۔ **معاشی اصلاحات:**

حکومت نے لوگوں کو چھوٹے مکانات کی تعمیر کے لیے قرضے فراہم کرنے کا بندوبست کیا۔ لاہور، اسلام آباد موٹروے منصوبہ میاں نواز شریف کے پہلے دورِ حکومت میں شروع کیا گیا۔

موٹر وے کا افتتاح:

موٹر وے کی تکمیل وزیر اعظم نواز شریف کے دوسرے دور حکومت میں ہوئی 1998ء میں وزیر اعظم نواز شریف نے موٹر وے کا افتتاح کیا۔

مردم شماری 1998ء:

حکومت نے 1998 میں مردم شماری کروائی جس کے تحت پاکستان کی آبادی 13 کروڑ افراد پر مشتمل تھی۔

قرض اُتارو ملک سنوارو مہم:

نواز شریف نے دوسرے دورِ حکومت میں ''قرض اُتارو ملک سنوارو'' کے نام سے مہم کا آغاز کیا اور غیر ملکی قرضے اُتارنے کے لیے قوم سے قرض حسنہ کی اپیل کی اس سکیم کی مد میں اربوں روپے جمع ہوئے۔

6۔ **معاشرتی اصلاحات:**

ملک بھر میں مقامی سطح پر لوگوں کی بہبود و ترقی اور مسائل کو حل کرنے کے لیے 1998ء میں حکومت نے خدمت کمیٹیاں بنائیں۔ ہر خدمت کمپنی میں خواتین کی نمائندگی کے لیے ایک خاتون رکن کی نشست بھی مختص کی گئی۔

7۔ **آئینی اصلاحات:**

میاں محمد نواز شریف کے اس دور میں پاکستان کے آئین میں درج ذیل ترامیم کی گئیں۔

(i) **تیرھویں ترمیم 1997ء:**

تیرھویں آئینی ترمیم کی رو سے صدرِ پاکستان کا قومی اسمبلی کو تحلیل کرنے کا اختیار ختم ہو گیا۔

(ii) **چودھویں ترمیم 1997ء:**

چودھویں ترمیم کی رو سے اراکین اسمبلی کے پارٹی تبدیل کرنے (فلور کراسنگ) پر پابندی لگا دی گئی۔ اس ترمیم میں یہ بھی کہا گیا کہ اگر پارلیمانی پارٹی کا کوئی رکن غیر قانونی سرگرمی میں ملوث پایا جائے تو اس کے خلاف سات دن میں کارروائی کی جا سکتی ہے۔

(iii) **پندرھویں ترمیم 1998:** پندرھویں ترمیم کے تحت وزیر اعظم کی طرف سے اختیارات حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہ ترمیم قومی اسمبلی سے منظور ہوئی لیکن سینٹ میں پیش نہ ہو سکی۔

(iv) **سولھویں ترمیم 1999ء:** سولھویں آئینی ترمیم میں سرکاری ملازمین کی مدت ملازمت کو زیر بحث لایا گیا۔ کوٹہ سسٹم کی میعاد مزید بیس سال تک بڑھا دی گئی۔

8۔ **انتظامی اصلاحات:**

نواز شریف حکومت نے عوام کے مسائل کو بنیادی اور مقامی سطح پر حل کرنے کے لیے خدمت کمیٹیاں بنائیں 1997 میں بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو ووٹ ڈالنے کا حق دیا گیا۔

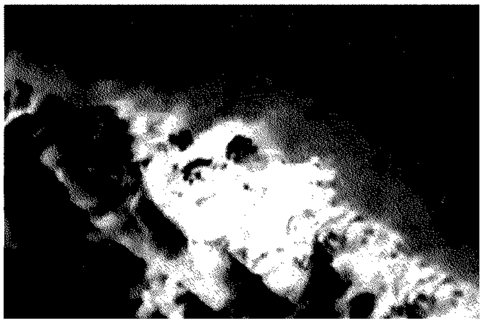

پاکستان ایٹمی طاقت:

نواز شریف حکومت نے 28 اور 30 مئی کو بھارت کے ایٹمی دھماکوں کے جواب میں ایٹمی دھماکے کیے۔ اس طرح پاکستان دنیا کی ساتویں ایٹمی طاقت بن گیا۔ اس دن کی یاد میں ہر سال 28 مئی کو یوم تکبیر منایا جاتا ہے۔

بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی کا دورہ لاہور:

بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی 1999ء میں لاہور آئے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات معمول پر لانے کے لیے کئی اقدامات کا اعلان کیا گیا۔ ایک مشترکہ اعلامیہ پر بھی دستخط ہوئے جسے اعلان لاہور کا نام دیا گیا۔

لوڈشیڈنگ کم کرنے کے اقدامات:

حکومت نے 1999ء میں بڑھتی ہوئی لوڈشیڈنگ کم کرنے کے لیے ''واپڈا'' میں فوج کے جوانوں کو تعینات کیا جس سے کافی اچھے نتائج برآمد ہوئے۔

میاں محمد نواز شریف اور جنرل پرویز مشرف کے درمیان اختلافات:

وزیراعظم نواز شریف اور جنرل پرویز مشرف کے درمیان کارگل کے واقعے پر کچھ اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ جنرل مشرف سرکاری دورے پر بیرون ملک تھے۔ اُن کی عدم موجودگی میں وزیراعظم نواز شریف نے جنرل ضیاء الدین کو چیف آف آرمی سٹاف بنا دیا۔ لیکن فوج کے اعلیٰ افسران نے ان کو چیف آف آرمی سٹاف تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

حکومت کا خاتمہ:

12 اکتوبر 1999ء کو جنرل پرویز مشرف نے میاں نواز شریف کی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور قومی و صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دیں۔

سوال 9: میاں محمد نواز شریف کے تیسرے دورِ حکومت میں کی جانے والی اہم اصلاحات بیان کریں۔

جواب: نواز شریف کا تیسرا دورِ حکومت:

2013 کے عام انتخابات میں مسلم لیگ (ن) نے قومی اسمبلی میں واضح اکثریت حاصل کی۔ میاں محمد نواز شریف نے تیسری مرتبہ وزیراعظم کا قلمدان سنبھالا۔ اس دور کی اہم اصلاحات درج ذیل ہیں۔

1۔ صنعتی اصلاحات:

میاں محمد نواز شریف کی حکومت کا یہ دور پر اعتماد طریقے سے شروع ہوا۔ ملک میں نئی صنعتیں لگانے اور ان کی ترقی کے لیے خاطر خواہ اقدامات کیے گئے۔

2۔ زرعی اصلاحات:

کسانوں کو سستی بجلی، رعایتی قیمت پر کھاد اور بیج مہیا کرنے کے اقدامات کیے گئے۔ زراعت کی ترقی کے لیے جدید مشینری کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے خصوصی اقدامات کیے گئے۔

3۔ تعلیمی اصلاحات:

نئے ادارے کھولنے اور پرانے سکولوں کو اَپ گریڈ کرنے کا کام شروع کیا گیا۔ اسلامی تعلیم پر خصوصی توجہ دی گئی۔

4۔ صحت سے متعلق اصلاحات:

سرکاری ہسپتال میں مریضوں کو ایمرجنسی میں مفت علاج اور ادویات کی سہولت فراہم کی گئی۔ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں جدید سہولیات فراہم کی گئیں۔

5۔ معاشی اصلاحات:

معیشت کو بہتر بنانے اور لوڈ شیڈنگ (بجلی کی کمی) کے خاتمے کے لیے متعدد اقدامات اُٹھائے گئے۔

6۔ معاشرتی اصلاحات:

لوگوں کی سماجی بہبود و ترقی اور مقامی سطح پر مسائل حل کرنے کے لیے متعدد اقدامات اُٹھائے گئے۔

7۔ آئینی اصلاحات:

میاں محمد نواز شریف کے تیسرے دورِ حکومت میں پاکستان کے آئین میں درج ذیل ترامیم کی گئیں۔

(i) اکیسویں ترمیم 2015ء:

پشاور میں سانحہ آرمی پبلک سکول (APS) کے بعد ملٹری کورٹس (فوجی عدالتوں) کا قیام عمل میں لایا گیا۔

(ii) بائیسویں ترمیم 2016:

چیف الیکشن کمیشن آف پاکستان کی اہلیت اور دائرہ اختیار میں اس طرح تبدیلی کی گئی کہ بیوروکریٹس اور ٹیکنوکریس بھی الیکشن کمیشن آف پاکستان کے ممبر بن سکیں۔

(iii) تئیسویں ترمیم 2017:

2015ء میں قومی اسمبلی نے اکیسویں ترمیم میں 2 سال کے لیے ملٹری کورٹس قائم کیں۔ یہ دو سال کا دورانیہ 6 جنوری 2017ء کو ختم ہو گیا۔ اس ترمیم میں ملٹری کورٹس کے دورانیے کو مزید دو سال 6 جنوری 2019ء تک بڑھا دیا گیا۔

(iv) چوبیسویں ترمیم 2017ء: مردم شماری کے نتائج کی بنیاد پر حلقہ بندیوں کی دوبارہ تشکیل کی گئی۔

وزیر اعظم کی تبدیلی:

28 جولائی 2017ء کے عدالتِ عظمیٰ کے فیصلے کے نتیجے میں میاں محمد نواز شریف کو وزیر اعظم کا عہدہ چھوڑنا پڑا۔ یکم اگست 2017ء کو شاہد خاقان عباسی وزیر اعظم بنے۔

8۔ انتظامی اصلاحات:

نواز شریف حکومت نے امن و امان کی صورتِ حال کو بہتر بنانے کے لیے مختلف اقدامات کیے۔

دورہ امریکہ:

2013ء میں میاں محمد نواز شریف امریکہ کے دورے پر گئے۔ امریکی صدر بارک اوباما سے ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں سے باہمی تعلقات کو زیادہ مضبوط اور دیرپا بنانے کے لیے مزید اقدامات کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

دہشت گردی کے خاتمے کے لیے اقدامات:

2014ء میں پشاور آرمی پبلک سکول پر دہشت گردوں کے حملے کے بعد دہشت گردی کو ختم کرنے کے لیے ''ضرب عضب'' کے نام سے شمالی وزیرستان، باڑہ اور سوات میں کامیاب فوجی کاروائی کا آغاز کیا گیا۔

سوال 10: جنرل پرویز مشرف کے دور کی اہم اصلاحات بیان کریں۔

جواب: جنرل پرویز مشرف کے دورِ حکومت کا آغاز:

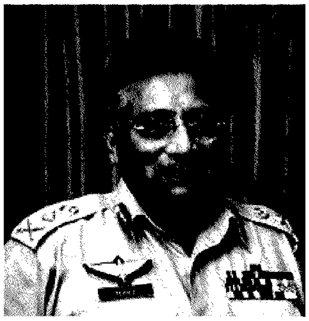

جنرل پرویز مشرف

12 اکتوبر 1999ء کو پرویز مشرف مسلم لیگ (ن) کی حکومت ختم کر کے پاکستان کے چیف ایگزیکٹو بن گئے اور 20 جون 2001 کو صدرِ پاکستان کا عہدہ سنبھال لیا۔ قومی و صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دی گئیں اور نئی انتظامیہ تشکیل پائی پرویز مشرف نے سپریم کورٹ سے تین برس کے لیے حکومت کرنے کی اجازت حاصل کر لی۔ ملک میں جلد انتخابات کرانے کا وعدہ بھی کیا۔

جنرل پرویز مشرف کی اہم اصلاحات:

جنرل پرویز مشرف کی اہم اصلاحات کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

1۔ صنعتی اصلاحات:

جنرل پرویز مشرف نے ملک کو معاشی ترقی کی راہ پر گامزن کرنے اور ملک میں صنعتی ترقی کے عمل کو تیز کرنے کے لیے متعدد اقدامات اُٹھائے۔ جن میں صنعتوں کی بحالی اور سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی اور سرمایہ کاروں کو تحفظ فراہم کرنا شامل تھا۔

(i) نئی صنعتوں کا قیام:

مشرف دورِ حکومت میں ملک میں کئی نئی صنعتیں بھی قائم کی گئیں۔ جن میں درج ذیل صنعتیں قابل ذکر ہیں۔

(i) موٹر گاڑیوں کی صنعت:

(ii) موٹر سائیکل کی صنعت

(iii) چینی کی صنعت/ بنیادی ضروریات کا سامان بنانے کی صنعت

(iv) کیمیکل کی صنعت:

(v) بجلی کا سامان بنانے کی صنعت

(vi) سیمنٹ اور فولاد سازی کی صنعت

(ii) پاکستانی معیشت میں بہتری:

ان صنعتوں کے قیام سے پاکستانی معیشت میں بہتری آئی۔ بجلی کی مسلسل فراہمی کے لیے تھرمل پلانٹس کو گیس اور کوئلے کے پلانٹس میں تبدیل کرنے کے منصوبے بنائے۔ صنعتوں میں جی ڈی پی (GDP) کا حصہ 13 فیصد کے لگ بھگ رہا۔

(iii) نجکاری کمیشن کا قیام:

جنرل پرویز مشرف نے نجکاری کے عمل کو تیز کرنے کے لیے نجکاری کمیشن قائم کیا۔ اس کمیشن نے بڑی صنعتیں نجکاری کے ذریعے سے نجی شعبے کے حوالے کرنے کے عمل کو فعال بنایا۔

(iv) اداروں کی نجکاری: تعلیمی اداروں پی ٹی سی ایل (PTCL) اور مالیاتی اداروں کی نجکاری عمل میں لائی گئی ان کوششوں کا مقصد ملکی معاشی ترقی کے عمل کو آگے بڑھانا تھا۔

2۔ زرعی اصلاحات:

زراعت کی ترقی کے لیے زراعت میں جدّت لائی گئی۔ کسانوں کو خصوصی رعایت دی گئی کھیتوں کو سیراب کرنے کے لیے کھادوں کو پختہ کیا گیا۔

3۔ **تعلیمی اصلاحات:**

روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے تحت تعلیمی نصاب کو تبدیل کر دیا گیا۔ پہلی مرتبہ دینی مدارس کے طلبہ کو کمپیوٹر، سائنس اور دوسرے سائنسی مضامین پڑھانے کا آغاز کیا گیا۔

4۔ **صحت سے متعلق اصلاحات:**

شعبہ صحت کو جدید خطوط پر استوار کیا گیا عوام کو علاج معالجے کی بہتر سہولتیں دینے کے لیے کئی اقدامات کیے گئے۔

1122 کا آغاز:

مریضوں کو بروقت طبی امداد اور ہسپتال پہنچانے کے لیے خصوصی ایمبولینس سروس ریسکیو 1122 کا آغاز کیا گیا۔

5۔ **معاشی اصلاحات:**

جنرل پرویز مشرف کے دورِ حکومت میں تمام تر حکمت عملی معاشی ترقی کی سمت رہی جب پرویز مشرف نے اقتدار سنبھالا اس وقت پاکستان کے ایٹمی دھماکوں پر عالمی ردِعمل کی وجہ سے معیشت پر منفی اثرات مرتب ہو رہے تھے۔

ولڈ ٹریڈ سنٹر پر حملہ:

11 ستمبر 2001 کو امریکہ کے شہر نیویارک میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملہ ہوا۔ بھارت کی طرف سے ملنے والی دھمکیوں، افغانستان میں خانہ جنگی اور اس حملے کے باوجود پاکستان کی اقتصادی صورتِ حال بہتر رہی۔ امریکہ میں دہشت گردی کے واقعات کے باعث پاکستان اہمیت اختیار کر گیا۔

پاکستان کی معاشی ترقی:

مغربی ممالک کی امداد کے باعث پاکستان کی معیشت کو سہارا ملا اور معاشی ترقی کی رفتار تقریباً سات (7) فیصد رہی مجموعی طور پر اس دور کو معاشی لحاظ سے مستحکم دور کہا جا سکتا ہے۔

6۔ **معاشرتی اصلاحات:**

روشن خیالی اور اعتدال پسندی:

جنرل پرویز مشرف کے دور میں روشن خیالی اور اعتدال پسندی جیسی اصلاحات کا بہت چرچا رہا۔ اس نے پاکستان میں آزادانہ پالیسی اختیار کی۔ یہ وہ دور تھا جب ایک جانب افغانستان میں روس کے بعد امریکہ کی مداخلت نے حالات خراب کیے تو دوسری طرف ملک میں انتہا پسندی اور دہشت گردی کا زور تھا۔

نجی ٹی وی چینلز کا آغاز:

ملک میں بہت سے نجی ٹی وی چینلز متعارف کرائے گئے۔ کئی اخبارات اور رسائل کا اجرا کیا گیا۔

تمام شعبہ ہائے زندگی میں خواتین کی شمولیت:

ائیرفورس میں پہلی بار فلائنگ فائٹر کی حیثیت سے خواتین کو شامل کیا گیا۔ آرمی میں میڈیکل کور کے علاوہ پہلی بار بحیثیت کیڈٹ اور انجینئر خواتین کو بھرتی کیا گیا۔

گورنر سٹیٹ بینک آف پاکستان:

ایک خاتون ڈاکٹر شمشاد اختر کو گورنر سٹیٹ بنک آف پاکستان نامزد کیا گیا۔

ٹریفک وارڈن:

خواتین کو بطور ٹریفک وارڈن بھرتی کیا گیا۔

اسمبلیوں میں خواتین کی نمائندگی:

مشرف دور میں خواتین کے لیے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی نشستیں مخوص کی گئیں۔ خود کفالت اور روزگار سکیم کے تحت کو بنکوں سے آسان شرائط پر قرضے دیے گئے۔

7۔ آئینی اصلاحات:

سترھویں ترمیم 2003ء:

جنرل پرویز مشرف کے دور میں پاکستان کے آئین میں سترھویں ترمیم 2003ء میں کی گئی جس کے تحت صدر پاکستان کو قومی وصوبائی اسمبلیاں تحلیل کرنے کا اختیار واپس مل گیا۔

8۔ انتظامی اصلاحات:

مقامی حکومتوں کا نفاذ:

جنرل پرویز مشرف نے 14 اگست 2001ء سے مقامی حکومتوں کا نظام نافذ کیا۔ یہ نظام حکومتوں کے قیام اور اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی کو یقینی بنانے کے لیے نافذ کیا گیا۔

مقامی حکومتوں کے مقاصد:

اس نظام کے تین بنیادی مقاصد تھے۔

(i) وسائل کی ضلع کی وسطح پر دستیابی (ii) مقامی معاملات، مقامی سطح پر حل کرنا

(iii) اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی

یونین کونسل: اس نظام کی بنیادی اکائی یونین کونسل کو قرار دیا گیا یونین کونسل کا سربراہ ناظم ہوتا تھا۔

تحصیل/ٹاؤن کونسل کا رتبہ:

تحصیل کونسل کا رتبہ یونین کونسل سے بلند تر تھا۔ ٹاؤن کی یونین کونسلوں کے تمام نائب ناظم اس کونسل کے اراکین ہوتے تھے۔

ضلع کونسل کا قیام:

ضلع کی سطح پر ضلع کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ضلع کی تمام یونین کونسلوں کے ناظمین ضلع کونسل کے رکن ہوئے تھے۔ ضلع کونسل کا سربراہ ناظم ہوتا تھا۔

عام انتخابات 2002ء:

جنرل پرویز مشرف نے 2002ء میں ملک میں عام انتخابات کرائے صدارتی حکم کے تحت منعقد ہونے والے انتخابات میں قومی اسمبلی کے 342 ارکان کا انتخاب کیا گیا۔

نوٹ:

272 عام ووٹروں کے ذریعے، 360 خواتین اور 10 اقلیتی نشستیں بذریعہ کوٹہ مختص کی گئیں۔

انتخاب میں حصہ لینے کی بنیادی اہلیت:

انتخاب میں حصہ لینے کی بنیادی اہلیت کم از کم بی اے مقرر کی گئی۔ اس کے علاوہ عام نشستوں کو انتخاب میں حصہ لینے کے لیے مسلمان ہونے کی شرط بھی ختم کر دی گئی۔

کیا آپ جانتے ہیں

میر ظفر اللہ خاں جمالی صوبہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے پاکستان کے واحد وزیراعظم ہیں جو 2002ء کے عام انتخابات کے بعد وزیراعظم بنے۔

میر ظفر اللہ خاں جمالی بطور وزیر اعظم:

2002 کے انتخابات میں مسلم لیگ (ق) نے اکثریت حاصل کی۔ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے میر ظفر اللہ خاں جمالی کو وزیر اعظم نامزد کیا گیا لیکن ان کی حکومت محض ڈیڑھ برس چل سکی۔

چودھری شجاعت حسین بطور وزیر اعظم:

میر ظفر اللہ خاں جمالی نے اپنی سیاسی پارٹی کے فیصلے کے مطابق استعفیٰ دے دیا۔ ان کی جگہ عبوری مدّت کے لیے چودھری شجاعت حسین وزیر اعظم بنے چودھری شجاعت حسین نے اعلان کیا کہ وہ صرف عبوری دور کے لیے وزیر اعظم بنے ہیں۔

شوکت عزیز بطور وزیر اعظم:

شوکت عزیز جو اس وقت وزیر خزانہ تھے اُنھیں ممبر قومی اسمبلی منتخب کرانے کے بعد وزیر اعظم بنانے کا اعلان کیا گیا۔

سوال 11: ذوالفقار علی بھٹو دور میں کی جانے والی تعلیمی اصلاحات بیان کیجئے۔

جواب: تعلیمی اصلاحات:

ذوالفقار علی بھٹو نے 1972ء میں تعلیمی اصلاحات کا اعلان کیا جس کا مقصد ملک میں تعلیمی نظام کو بہتر بنانا تھا۔

نجی تعلیمی اداروں کو قومی تحویل میں لینا:

ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے 15 مارچ 1972ء میں ملک کے بیشتر نجی تعلیمی ادارے قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کیا۔

اساتذہ اور ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ:

نجی تعلیمی اداروں کو قومی تحویل میں لینے کی وجہ سے ان تعلیمی اداروں کے اساتذہ اور ملازمین کی تنخواہیں اور مراعات سرکاری تعلیمی اداروں کے ملازمین کے برابر ہوگئیں۔

طلبہ کو کرایہ میں سہولت:

ملک بھر کے طلبہ کو سستی ٹرانسپورٹ فراہم کی گئی۔ طلبہ کو بسوں اور ریل گاڑیوں کے کرایوں میں خصوصی عایت دی گئی۔ اس سے تعلیمی اداروں میں طلبہ کی تعداد میں اضافہ ہوا۔

طلبہ کے لیے وظائف کا اجراء:

تعلیمی اصلاحات کے تحت ذہین طلباء کیلیے وظائف کا اجراء کیا گیا اور وظائف میں اضافہ کیا گیا۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا قیام:

ملک میں کئی یونیورسٹیاں قائم ہوئیں 1974ء میں اسلام میں علامہ اقبال اوپن یورنیورسٹی قائم کی گئی جس کا پرانا نام "پیپلز اوپن یونیورسٹی" میں تھا۔ جس سے طلبہ کو بذریعہ خط و کتابت تعلیم کے حصول کے مواقع ملے۔

تعلیم بلغاں کے مراکز:

تعلیم بالغاں کے مراکز بھی قائم کیے گئے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے اقدامات کیے گئے۔ سکولوں اور بچوں کو اپ گریڈ کیا گیا اساتذہ کی تربیت کے لیے تربیتی ادارے کھولے گئے۔

سوال 12: سید یوسف رضا گیلانی کے دور کی اہم اصلاحات بیان کریں۔

جواب: سید یوسف رضا گیلانی کا دورِ حکومت:

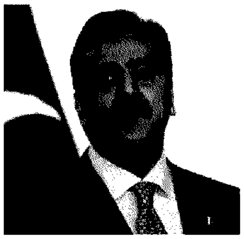

2008ء کے انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی نے اکثریت حاصل کی اور سید یوسف رضا گیلانی وزیر اعظم بنے جو 2012ء تک وزیر اعظم کے عہدے پر فائز رہے۔

سید یوسف رضا گیلانی کے دور کی اصلاحات:

اس دور کی اہم اصلاحات درج ذیل ہیں۔

1۔ **صنعتی اصلاحات:**

صنعتی ترقی کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے لیکن بجلی اور گیس کا بحران شدید رہا۔ تیل کی قیمت میں اضافہ ہوا۔

2۔ **زرعی اصلاحات:**

کسان دوست اقدامات میں دس ہزار چھوٹے کاشت کاروں کو رعایتی ٹریکٹرز کی فراہمی، اجناس کی امدادی قیمتوں میں اضافہ اور دیگر اقدامات کیے گئے۔

3۔ **تعلیمی اصلاحات:**

حکومت نے نیشنل کمیشن فار ہومن ڈویلپمنٹ کے ذریعے بالغ افراد کو تعلیم فراہم کرنے کے لیے تعلیم بالغاں کا پروگرام شروع کیا۔ دہشت گردی سے متاثرہ علاقوں میں تباہ شدہ تعلیمی اداروں کی تعمیر نو کے لیے اقدامات کیے گئے۔

4۔ **صحت سے متعلق اصلاحات:**

لوگوں کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لیے ہسپتال میں ڈاکٹر، نرس اور دیگر میڈیکل سٹاف بھرتی کیا گیا۔ اور ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا گیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سید یوسف رضا گیلانی کو پاکستان کی تاریخ میں اب تک سب سے طویل مدت کے لیے وزیر اعظم رہنے کا اعزاز ہے۔

5۔ **معاشی اصلاحات:**

اس دور کے اہم اقدامات میں ساتواں قومی مالیاتی ایوارڈ، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام، وسیلہ حق پروگرام خواتین کی ترقی تحفظ اور خواتین کے لیے سرکاری ملازمتوں میں دس فیصد کوٹہ مختص کرنا جیسے اقدامات شامل تھے۔

6۔ **معاشرتی اصلاحات:**

خواتین کی ترقی و تحفظ کے حوالے سے گھریلو تشدد اور دفاتر میں خواتین کو ہراساں کرنے پر سزا کے خواتین کی منظوری اور غربت کو کم کرنے کے لیے اقدامات کیے گئے۔

7۔ **آئینی اصلاحات:** سید یوسف رضا گیلانی کے دور میں پاکستان کے آئین میں درج ذیل ترامیم کی گئیں۔

(i) **اٹھارھویں ترمیم 2010ء:**

اٹھارھویں آئینی ترمیم 2010ء میں منظور ہوئی جس کے ذریعے صوبہ سرحد کا نام بدل کر خیبر پختونخواہ رکھ دیا گیا۔

(ii) وفاق اور صوبوں کے درمیان کنکرنٹ لسٹ کو ختم کر دیا گیا۔

(iii) اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کے تقرر کے لیے جوڈیشنل کمیشن آف پاکستان اور ایک پارلیمانی کمیٹی بنائی گئی۔

انیسویں ترمیم 2010ء:

اس ترمیم کے منظور ہونے کے بعد جوڈیشل کمیشن کے ارکان کی تعداد سات سے بڑھ کر نو ہوگئی۔

بیسویں ترمیم 2012ء:

اس ترمیم کے تحت سینٹ، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے 28 ممبران کے ضمنی انتخابات کو قانونی تحفظ فراہم کرنا تھا۔

8۔ انتظامی اصلاحات:

آغازِ حقوق بلوچستان کے تحت صوبہ بلوچستان کو جائز حقوق دیئے گئے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ کامیابی سے جاری رہی۔ گلگت بلتستان کی داخلی خود مختاری سمیت متعدد انتظامی اقدامات کیے گئے۔

سید یوسف رضا گیلانی کی برطرفی:

19 جون 2012ء کو توہین عدالت کے مقدمہ میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے تحت سید یوسف رضا گیلانی کو اپنا عہدہ چھوڑنا پڑا۔ اس کے بعد راجا پرویز اشرف 2013ء تک وزیر اعظم رہے۔

سوال 13: عمران خان کے دورِ حکومت میں کیے گئے اقدامات تحریر کریں۔

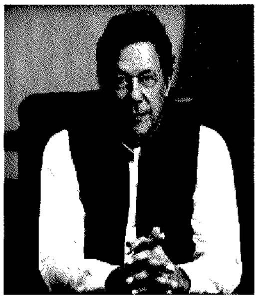

جواب: عام انتخاب 2018ء:

قومی اسمبلی اور چاروں صوبائی اسمبلیوں کے اراکین کا انتخاب کرنے کے لیے پاکستان میں عام انتخابات 25 جولائی 2018ء کو منعقد ہوئے۔

عمران خان بطور وزیر اعظم پاکستان:

2018ء کے انتخابات میں عمران خان کی سیاسی جماعت تحریک انصاف نے برتری حاصل کی اور عمران خان وزیر اعظم بنے۔ پاکستان تحریک انصاف نے مرکز کے علاوہ خیبر پختونخواہ اور پنجاب میں بھی حکومت بنائی۔

اصلاحات: پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے درج ذیل اصلاحات کا آغاز کیا۔

1۔ صنعتی اصلاحات:

توانائی کے مسئلے کی وجہ سے صنعتیں بحران کا شکار تھیں۔ ان کی ترقی کے لیے بجلی، گیس اور تیل کی قیمتوں کو کنٹرول کیا گیا، مستقل بنیادوں پر صارفین کو سستی بجلی فراہم کرنے کے لیے حکومت نے بجلی پیدا کرنے والے خود مختار اداروں کے ساتھ بنیادی معاہدے پر نظر ثانی کے لیے مذاکرات کا آغاز کیا۔

2۔ زرعی اصلاحات:

کاشت کاروں کو زراعت کی ترقی کے لیے قرضے دیے گئے۔ کھیتوں سے تجارتی منڈیوں تک پختہ سڑکیں تعمیر کی گئیں۔

3۔ تعلیمی اصلاحات:

یکساں تعلیمی نصاب:

تعلیم کی ترقی کے لیے ''ایک قوم ایک نصاب'' کے اصول پر نیا نصاب ترتیب دیا گیا جس میں پہلے مرحلے میں پہلی جماعت سے پانچویں جماعت تک یکساں نصاب اور کتب مرتب کی گئیں۔

دوسرے مرحلے میں چھٹی سے آٹھویں جماعت تک کا نصاب اور کتب اور تیسرے مرحلے میں نویں سے بارھویں جماعت تک کا نصاب اور کتب شامل ہیں۔

جدید تعلیمی نصاب کی اہمیت:

یہ نیا نصاب بچوں کی جدید تعلیمی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ کردار سازی، اخلاق سازی اور حب الوطنی کو فروغ دے گا۔ یہ روایتی رٹا سسٹم کی حوصلہ شکنی کے ساتھ ساتھ طلبہ کے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت میں اضافہ کرے گا۔

4۔ صحت سے متعلق اصلاحات:

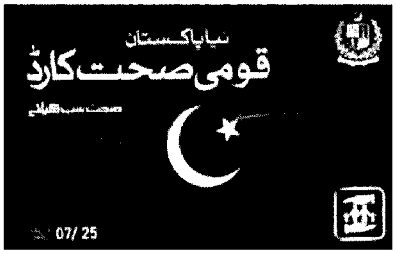

لوگوں کو علاج معالجے کے لیے صحت سہولت پروگرام کے تحت "صحت انصاف کارڈ" کا اجرا کیا گیا جس کے تحت غریب اور نادار افراد کو ہسپتالوں میں علاج معالجہ کرانے کی سہولت حاصل ہوگئی۔ اس پروگرام کے تحت لاکھوں خاندان مستفید ہو رہے ہیں۔

5۔ معاشی اصلاحات:

پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے ملک کے غریب طبقے کی خوشحالی، نوجوانوں کو روزگار مہیا کرنے اور خواتین کو مساوی حقوق فراہم کرنے اور انھیں بااختیار بنانے کے لیے متعدد منصوبوں اور پروگراموں کا آغاز کیا۔

> **کیا آپ جانتے ہیں**
> 4 جولائی 2018 کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے دیامر بھاشا ڈیم اور مہمند ڈیم کی فوری تعمیر کا حکم دیتے ہوئے چیئرمین واپڈا کی سربراہی میں کمیٹی قائم کی۔

تحریک انصاف کی حکومت کے منصوبے اور پروگرام:

وزیراعظم عمران خان نے جن منصوبوں اور پروگراموں کا آغاز کیا ان میں دیامیر بھاشا ڈیم احساس پروگرام، نوجوان ہنرمند پروگرام، نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام، پلانٹ فار پاکستان (12 بلین بڑی) احساس سلائی لنگر، پناہ گاہیں، ڈیجیٹل پاکستان وژن سمیت کئی دیگر منصوبے شامل ہیں۔

6۔ معاشرتی اصلاحات:

بڑے شہروں میں شیلٹر ہومز یا پناہ گاہیں قائم کی گئیں تاکہ غریبوں، ضرورت مندوں اور مسافروں کو رہائش کے ساتھ ساتھ مفت کھانا بھی فراہم کیا جاسکے۔

7۔ آئینی اصلاحات:

عمران خان کے دور میں پاکستان کے آئین میں پچیسویں ترمیم کی گئی جس کے تحت وفاق کے زیرانتظام فاٹا کو خیبر پختونخواہ میں ضم کر دیا گیا۔

8۔ انتظامی اصلاحات:

چین، ملائیشیا، ترکی، برطانیہ اور متحدہ عرب امارات سمیت کئی ممالک کے شہریوں کو ویزا آن آرائیول دینے کی سہولت فراہم کی گئی۔

سیاحت کے شعبے کو فروغ:

پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے سیاحت کے شعبے میں خاطر خواہ اقدامات کیے اور اس حوالے سے پاکستان ٹوارزم ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے تحت نیشنل کوآرڈی نیشن بورڈ تشکیل دیا گیا تاکہ ملک میں سیاحت کو فروغ حاصل ہو۔

سوال 14: دستور پاکستان 1973ء کے چند اہم نکات بیان کریں۔

جواب: پس منظر

1956ء اور 1962ء کے آئینوں کی منسوخی کے بعد ضرورت اس امر کی تھی کہ ملک کو ایک بہترین اور جامع دستور ملے۔ جو اسلامی اور عالمی اعتبار سے اپنے اندر جامعیت رکھتا ہو۔

دستور پاکستان 1973ء کی تیاری:

دستور پاکستان کی تیاری کے لیے ذوالفقار علی بھٹو نے تمام بڑی سیاسی جماعتوں کے تعاون سے 25 اراکین پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی اس کمیٹی نے دستور کی تیاری کو آگے بڑھایا۔

حزب اختلاف کی تجاویز اور دستور کا نفاذ:

دستور کی تیاری میں خصوصی طور پر حزب اختلاف کی سوچ اور تجاویز کو جگہ دی گئی۔ دستوری کمیٹی پر اسمبلی میں بحث مباحثہ ہوا۔ جس کی روشنی میں مزید تجاویز شامل کی گئیں۔ اس طرح دستور سازی کا کام مکمل ہوا 14 اگست 1973ء کو اسے باقاعدہ طور پر نافذ کر دیا گیا۔

دستورِ پاکستان کے اہم نکات:

(i) 1973 کا آئین اسلامی نوعیت کا ہے۔ کوئی قانون اسلامی اصولوں کے خلاف نہیں بنایا جا سکتا۔

(ii) **وفاقی نظام:**

ملک میں وفاقی نظام قائم کیا گیا۔ پاکستان چار صوبوں پنجاب، سندھ، سرحد (خیبر پختونخواہ) بلوچستان اور وفاقی علاقوں پر مشتمل ایک وفاقی ریاست ہوگا۔

(iii) **صوبائی خودمختاری:**

مرکز اور صوبوں میں اختیارات تقسیم کر کے صوبائی خودمختاری کا مسئلہ حل کیا گیا۔

(iv) **دوایوانی مقنّنہ:**

دستور کے تحت ملک میں دوایوانی مقنّنہ قائم کی گئی ایوان بالا کا نام سینٹ اور ایوان زیریں کا نام قومی اسمبلی رکھا گیا۔

(v) **صوبائی اسمبلیاں:**

صوبوں میں صوبائی اسمبلیاں قائم کی گئیں۔

(vi) **آزاد اور خودمختار عدلیہ:**

مرکز میں سپریم کورٹ (عدالتِ عظمیٰ) جب کہ چاروں صوبوں میں چار ہائی کورٹس (عدالت ہائے عالیہ) قائم کی گئیں۔

(vii) **پارلیمانی نظام:**

1973ء کے آئین کے تحت ملک میں پارلیمانی نظام قائم کیا گیا۔ صدرِ مملکت ریاست کا سربراہ، جبکہ وزیراعظم حکومت کا سربراہ ہوگا۔

(viii) **وفاقی حکومت کا قیام:**

1973ء کے آئین کے تحت قومی اسمبلی میں اکثریت حاصل کرنے والی سیاسی جماعت ہی وفاقی حکومت بنائے گی۔

(ix) **مسلمان ہونا لازم:**

1973ء کے آئین کے مطابق صدر اور وزیراعظم کے لیے مسلمان ہونا لازم قرار دیا گیا۔

(x) **بنیادی حقوق:**

1973ء کے آئین میں ملک کے تمام شہریوں کو بنیادی حقوق حاصل ہیں۔ بنیادی انسانی حقوق کو تحفظ فراہم کیا گیا۔

حاصل کلام:

1973ء کا آئین جامعیت کے اعتبار سے پچھلے تمام آئینوں سے بہتر ہے۔ ملکی ترقی اور خوشحالی کے لیے ضروری ہے کہ حکومت اور ادارے آئین کی مکمل پاسداری کریں۔

سوال 15: پاکستان بطور ایٹمی قوت پر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: پاکستان بطور ایٹمی طاقت:

28 مئی 1998ء کا دن پاکستان کے لیے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس روز پاکستان نے ایٹمی دھماکے کر کے بھارت کی برتری کا خواب خاک میں ملا دیا۔ پاکستان کے ایٹمی دھماکے بھارت کے ایٹمی دھماکوں (11 اور 13 مئی 1998) کا جواب دیا۔

عالمی طاقتوں کی طرف سے پاکستان پر دباؤ:

عالمی طاقتوں کی طرف سے پاکستان پر بہت زیادہ دباؤ ڈالا گیا کہ وہ ایٹمی دھماکے کرنے سے باز رہے۔ مگر پاکستان کی حکومت نے عالمی طاقتوں کے دباؤ کو مسترد کر دیا۔

ناقابلِ تسخیر دفاع:

پاکستان نے امریکہ اور مغربی دنیا کی طرف سے عائد ہونے والی پابندیاں برداشت کیں لیکن اپنا دفاع ناقابلِ تسخیر بنایا۔

چاغی کے قیام پر ایٹمی دھماکے:

28 مئی 1998ء کو پاکستان نے صوبہ بلوچستان کے پہاڑی علاقے چاغی کے مقام پر ایٹمی دھماکے کیے۔ اس طرح پاکستان ایٹمی ممالک کی فہرست میں شامل ہو گیا۔

عالم اسلام کا پہلا ایٹمی ملک:

28 مئی کے دھماکوں کے ساتھ ہی پاکستان عالم اسلام کا پہلا اور واحد ایٹمی ملک بن گیا۔

یومِ تکبیر:

ان ایٹمی دھماکوں کی یاد میں ہر سال 28 مئی کو یومِ تکبیر منایا جاتا ہے۔

مختصر سوالات کے جوابات

☆ **مختصر سوالات کے جوابات تحریر کریں۔**

1۔ یومِ تکبیر سے کیا مراد ہے۔

جواب: یومِ تکبیر نواز شریف حکومت نے 28 اور 30 مئی 1998ء کو بھارت کے ایٹمی دھماکوں کے جواب میں ایٹمی دھماکے کیے۔ اس طرح پاکستان دُنیا کی ساتویں ایٹمی طاقت بن گیا۔ اس دن کی یاد میں ہر سال یومِ تکبیر 28 مئی کو منایا جاتا ہے۔

2۔ جنرل پرویز مشرف کے نافذ کردہ مقامی حکومتوں کے نظام کے تین بنیادی مقاصد تحریر کریں۔

جواب: جنرل پرویز مشرف نے 14 اگست 2001ء کو مقامی حکومتوں کا نظام نافذ کیا اس نظام کے تین بنیادی مقاصد ہیں۔

(i) وسائل کی ضلع کی سطح پر دستیابی

(ii) مقامی معاملات مقامی سطح پر حل کرنا

(iii) اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی

3۔ پاکستان تحریک انصاف حکومت کے شروع کیے گئے پانچ منصوبوں کے نام لکھیں۔

جواب: تحریک انصاف حکومت کے منصوبے:

وزیر اعظم عمران خان نے جن منصوبوں اور پروگراموں کا آغاز کیا ان میں دیامر بھاشا ڈیم کی تعمیر، احساس پروگرام، نوا جوان ہنر مند پروگرام، نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام، پلانٹ فار پاکستان (10 بلین ٹری) احساس سیلانی لنگر، پناہ گاہیں ڈیجیٹل پاکستان وژن سمیت کئی دیگر منصوبے شامل ہیں۔

4۔ موٹروے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: موٹروے کی اہمیت:

لاہور اسلام آباد موٹروے کا منصوبہ نواز شریف نے اپنے دورِ حکومت میں شروع کیا تھا۔ جنوبی ایشیا میں یہ سڑک کا طویل ترین منصوبہ تھا۔ اس کی تکمیل نواز شریف کے دوسرے دور میں ہوگا۔ اس کا افتتاح 1998ء میں نواز شریف نے کیا موٹروے کے ذریعے تیل اور گیس کی کم وقت میں ترسیل ممکن ہے۔ تجارت کے لیے بھی موٹروے اہمیت رکھتی ہے۔

5۔ پاکستان میں صدرِ مملکت کے انتخاب کا طریقہ کار بیان کریں۔

جواب: صدرِ مملکت کا انتخاب پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں اور چاروں صوبائی اسمبلیوں پر مشتمل انتخابی ادارہ کرتا ہے۔

اضافی مختصر سوالات

1۔ پاکستان کے پہلے سویلین چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کون تھے؟

جواب: ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کے پہلے سویلین چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر تھے اور اُنھوں نے 20 دسمبر 1971ء کو یہ عہدہ سنبھالا۔

2۔ بھٹو دور میں کی گئی کوئی سی چار اصلاحات بیان کریں۔

جواب:
(i) صنعتوں کے منافع میں مزدوروں کا حصہ بڑھایا گیا۔
(ii) ملازمین کے لیے بونس کی ادائیگی لازم قرار پائی۔
(iii) گروپ انشورنس اور سوشل سیکیورٹی کا نظام نافذ کیا گیا۔
(iv) اہم صنعتی اداروں، بینکوں، بیمہ کمپنیوں اور تعلیمی اداروں کو قومی تحویل میں لیا گیا۔

3۔ بھٹو دور میں کیا زرعی اصلاحات کی گئیں؟

جواب:
(i) زمین کی انفرادی حد ملکیت 150 ایکڑ نہری اور 130 ایکڑ بارانی مقرر کی گئی۔
(ii) زمین سے مزارعین کی بے دخلی کا سلسلہ بند کر دیا گیا۔
(iii) زرعی اصلاحات سے زمین کی ملکیت کی حد درست کی گئی۔
(iv) زمین داروں سے حاصل کردہ زمین کاشت کاروں میں بلا معاوضہ تقسیم کر دی گئی۔

4۔ پاکستان کا پیپلز پارٹی کا منشور کیا تھا؟

جواب: بھٹو دور کی تمام اصلاحات کا مرکز پاکستان پیپلز پارٹی کا منشور تھا جس میں مقبولِ عام نعرہ، روٹی، کپڑا اور مکان کو نمایاں مقام حاصل تھا۔ ذوالفقار علی بھٹو کی معاشی حکمت عملی کی سم سوشلزم تھی۔ بھٹو کے واضح الفاظ تھے "اسلام ہمارا دین ہے" سوشلزم ہماری معیشت ہے۔

5۔ دولتِ مشترکہ کن ممالک کی تنظیم ہے اور کب قائم ہوئی؟

جواب: دولتِ مشترکہ ان ممالک کی تنظیم ہے جن پر تاج برطانیہ کی حکومت رہی تنظیم 1926ء میں قائم ہوئی۔ پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش سمیت کئی ممالک اس کے رکن ہیں۔

6۔ بھٹو کی معاشرتی اصلاحات کے اہم پروگرام کیا تھے؟

جواب: معاشرتی اصلاحات میں بے گھر افراد کو گھر فراہم کرنے کے لیے 5 مرلہ سکیم کا آغاز کیا۔ حکومت نے لاکھوں بے روزگار نوجوانوں کو مشرقِ وسطیٰ کے ممالک میں بھیجا۔ خواتین کے تحفظ کے لیے اقدامات اُٹھائے گئے عوامی تعمیراتی پروگرام کے تحت دیہاتی علاقوں کی ترقی کے لیے کئی اقدام اُٹھائے گئے۔ سیکڑوں دیہات کو بجلی فراہم کی گئی۔

7۔ فاٹا کب پاکستان کا حصہ قرار دیا گیا؟

جواب: ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں کی گئی پہلی ترمیم 1974ء کے تحت چاروں صوبوں کی حدود کے تعین کے علاوہ فاٹا (FATA) کو پاکستان کا حصہ قرار دیا گیا۔

8۔ ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت کی انتظامی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: ذوالفقار علی بھٹو نے دوسرے ممالک کے سربراہوں کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کے لیے 1972ء میں چین، افغانستان اور روس وغیرہ کے دورے کیے۔ بھارت کے ساتھ شملہ معاہدہ کیا جس کے نتیجے میں جنگی قیدیوں کی واپسی ممکن ہوئی۔ 1974ء میں اسلامی سربراہی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ مسئلہ کشمیر کو دنیا بھر میں اجاگر کرنے کے لیے بھٹو نے اہم کردار ادا کیا۔ قومی شناختی کارڈ بنانے کا آغاز کیا گیا۔

9۔ جنرل ضیاء الحق کے مارشل لاء کا پس منظر بیان کریں۔

جواب: ذوالفقار علی بھٹو نے قبل از وقت انتخابات کرانے کا اعلان کیا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کا مقابلہ کرنے کے لیے حزبِ اختلاف کی جماعتوں نے پاکستان قومی اتحاد تشکیل دیا۔ مارچ 1977ء کے انتخابات میں پیپلز پارٹی کو کامیابی حاصل ہوئی تو PNA نے دھاندلی کا الزام لگا کر احتجاجی تحریک شروع کر دی۔ ذوالفقار اور PNA کے درمیان مسئلے کے حل کے لیے مذاکرات شروع ہوئے تو جنرل ضیاء الحق نے مارشل لاء نافذ کر دیا۔ تمام سیاسی جماعتوں پر پابندی لگا کر ذوالفقار علی بھٹو کو گرفتار کر لیا۔ بھٹو کو نواب محمد احمد خاں قتل کیس میں سزائے موت دے دی گئی۔

10۔ جنرل ضیاء الحق کے دورِ حکومت کی صنعتی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: جنرل ضیاء الحق نے ذولفقار علی بھٹو کی پالیسیاں ترک کر دیں۔ سرمایہ کاروں کو تحفظ فراہم کیا گیا۔ ملکی برآمدات میں اضافہ ہوا۔

11۔ جنرل ضیاالحق نے عشر کی شرح کتنی مقرر کی؟

جواب: جنرل ضیاء الحق نے زرعی پیداوار پر عشر نافذ کیا۔ جس کی شرح بارانی علاقوں میں 10 فیصد جب کہ نہری علاقوں میں 5 فیصد تھی۔

12۔ جنرل ضیاء الحق کے دورِ حکومت کی اہم تعلیمی اصلاحات لکھیں۔

جواب: اسلامیات اور مطالعہ پاکستان کے مضامین کو گریجوایشن تک لازمی قرار دیا گیا اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل نو کی گئی۔ غلطیوں سے پاک قرآن مجید کی طباعت کا بندوبست کیا گیا۔

13۔ جنرل ضیاء الحق کے دورِ حکومت کی اہم معاشی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: 1980 سے زکوٰۃ کا نظام سرکاری سطح پر نافذ کر دیا گیا۔
مسلمان کھاتے داروں کے بنک اکاؤنٹ سے 2.5% کے سالانہ حساب سے زکوٰۃ کاٹی جانے لگی سود سے پاک بنک کاری کا نظام قائم کیا گیا۔

13۔ جنرل محمد ضیاء الحق کے دورِ حکومت کی معاشرتی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: قرار دادِ مقاصد کو باقاعدہ دستور کا حصہ بنا دیا گیا۔ ملک میں شروعی عدالتیں قائم کی گئیں شراب نوشی، چوری اور دیگر جرائم کے خاتمے کے لیے اسلامی سزائیں نافذ کی گئیں ملک میں نماز کے نظام کو باقاعدہ بنانے کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے۔

14۔ آٹھویں آئینی ترمیم کیا ہے؟

جواب: آٹھویں آئینی ترمیم کے تحت صدر مملکت کا انتخاب پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں اور چاروں صوبائی اسمبلیوں پر مشتمل انتخابی ادارہ کرے گا۔ ترمیم کے بعد صدر کو غیر معمولی اختیارات حاصل ہوگئے۔ وزیر اعظم کی حیثیت ثانوی ہوگئی۔ سینٹ کے اراکین کی مدت چھ سال مقرر کی گئی۔

15۔ جنیوا معاہدہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: 1979ء میں روسی افواج افغانستان میں داخل ہوگئیں۔ مجاہدین روسی افواج کے خلاف ڈٹ گئے اور انھیں ہر محاذ پر شکست دی۔ 1986ء تک روس بالکل مایوس ہو کر مذاکرات کی میز پر آ گیا۔ چنانچہ جنگ بندی کے لیے اپریل 1988ء میں امریکہ اور روس کے درمیان جنیوا (سوئٹزر لینڈ کے شہر) میں ایک معاہدہ طے پایا روس نے اپنی شکست تسلیم کر لی اور 15 فروری 1989ء کو اپنی فوجیں افغانستان سے واپس بلا لیں۔

16۔ بے نظیر بھٹو کا پہلا دورِ حکومت مختصراً بیان کریں۔

جواب: جنرل ضیاء الحق 17 اگست 1988ء کو فضائی حادثے میں جاں بحق ہوگئے۔ سینٹ چیئرمین غلام اسحاق خان نے صدر مملکت کا عہدہ سنبھالا اور جماعتی بنیادوں پر انتخابات منعقد کرائے۔ انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی کو مرکز، صوبہ سندھ اور صوبہ سرحد، خیبر پختونخواہ میں کامیابی حاصل ہوئی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اسلامی دنیا کی پہلی خاتون وزیر اعظم کی حیثیت سے 2 دسمبر 1988ء کو حلف اُٹھایا اس طرح مرکز اور دونوں صوبوں میں پیپلز پارٹی نے حکومت قائم کی۔

17۔ بے نظیر بھٹو نے معاشرتی اصلاحات کے تحت کون سا پروگرام شروع کیا؟

جواب: لوگوں کا معیار زندگی بہتر بنانے، ملک کی ترقی اور سماجی بہبود کے لیے بے نظیر بھٹو کی حکومت نے ''پیپلز ورکس پروگرام'' شروع کیا۔

18۔ بے نظیر بھٹو کے پہلے دور کی انتظامی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: 1972ء میں پاکستان نے دولتِ مشترکہ سے علیحدگی اختیار کر لی تھی 1989ء میں بے نظیر کے دورِ حکومت میں پاکستان دوبارہ دولتِ مشترکہ کا رکن بنا۔ بھارتی وزیر اعظم راجیو گاندھی نے پاکستان میں منعقد ہونے والی چوتھی سارک سربراہی کانفرنس میں شرکت کی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کے دورِ حکومت میں دسمبر 1988ء میں صدارتی انتخاب کے نتیجے میں غلام اسحاق خان صدر منتخب ہوئے۔

19۔ بے نظیر بھٹو کے دوسرے دورِ حکومت میں کسانوں کو قرضے دینے کے لیے کسان بینک قائم کیا گیا اور عوامی ٹریکٹر سکیم کے ذریعے کسانوں کو ٹریکٹر فراہم کیے گئے۔ زرعی ترقیاتی بینک اور کمرشل بینکوں نے بھی زرعی قرضہ جات جاری کیے۔

20۔ بے نظیر بھٹو کے دوسرے دورِ حکومت کی معاشی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: (i) اس دورِ حکومت میں آٹھویں پانچ سالہ منصوبے کا آغاز کیا گیا۔

(ii) محترمہ بے نظیر بھٹو نے 1994ء میں ایک نئی پاور پالیسی کا اعلان کیا۔

(iii) لاکھوں گیس کنکشنز فراہم کیے گئے۔ (iv) پاکستان اسٹیل ملز کو منافع بخش ادارہ بنایا گیا۔

(v) کراچی میں پورٹ قاسم کو وسعت دی گئی۔

21۔ بے نظیر بھٹو کے پہلے دورِ حکومت کا خاتمہ کیسے ہوا؟

جواب: دورِ حکومت کا خاتمہ:

صدر مملکت غلام اسحاق خان نے بے نظیر بھٹو کی حکومت پر بہت سے الزامات عائد کرتے ہوئے آئین کی دفعہ 58-2B کو استعمال کرتے ہوئے ان کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ مرکزی اور صوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دی گئیں۔

22۔ بے نظیر بھٹو کے دوسرے دورِ حکومت کا خاتمہ کیسے ہوا؟

جواب: محترمہ بے نظیر بھٹو کا دوسرا دورِ حکومت زیادہ پراعتماد اور مستحکم تھا لیکن اس مرتبہ پیپلز پارٹی کے اپنے منتخب کردہ صدر فاروق احمد خان لغاری نے متعدد الزامات لگا کر آئین کے آرٹیکل 58-2B کا استعمال کرتے ہوئے 5 نومبر 1996ء کو بے نظیر بھٹو کی حکومت برطرف کر دی۔

23۔ محمد نواز کے پہلے دورِ حکومت کی صنعتی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: 1990ء میں صنعتی پالیسی کا اعلان کیا گیا جس کے تحت نجی شعبے کی حوصلہ افزائی کی گئی 1991ء میں نجکاری میشن کمیشن قائم کیا گیا۔ اس کا مقصد خسارے میں چلنے والے قومی اداروں کی نجکاری کے عمل کو آگے بڑھانا تھا۔

24۔ نواز شریف کے پہلے دور کی زرعی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: (i) 1991ء میں کسانوں کے لیے زرعی پالیسی کا اعلان کیا گیا۔

(ii) کسانوں کی ترقی کے لیے 10 کروڑ روپے مختص کیے گئے۔

(iii) زرعی مشینری، ادویات اور زرعی سامان کی درآمدی ڈیوٹی میں چھوٹ دی گئی۔

(iv) لاکھوں ایکڑ زمین مزارعین میں تقسیم کی گئی۔

25۔ نواز شریف کے پہلے دورِ حکومت کی معاشی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: نواز شریف کے پہلے دورِ حکومت میں بے روزگاری کے خاتمے کے لیے خود روزگار سکیم شروع کی گئی۔ اس سکیم کے تحت نوجوانوں کو 50 ہزار روپے سے 1 لاکھ روپے تک کا قرضہ فراہم کیا گیا۔ حکومت نے ملک میں تعمیرِ وطن کے نام سے ترقیاتی پروگرام شروع کیا موٹر وے جیسے منصوبے شروع کیے۔

26۔ محمد نواز شریف کے پہلے دورِ حکومت کی معاشرتی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: (i) 1992ء میں صدارتی آرڈیننس کے ذریعے بیت المال کا محکمہ قائم کیا۔

(ii) سوشل سکیورٹی سکیم کو زیادہ فائدہ مند اور بامقصد بنانے کے اقدامات کیے۔

(iii) کسی مزدور کی تجہیز و تکفین اور بیماری کی صورت میں مالی امداد فراہم کرنے کا اعلان کیا گیا۔

27۔ محمد نواز شریف کے پہلے دورِ حکومت کی اہم انتظامی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: میاں محمد نواز شریف کی حکومت نے صوبوں کے درمیان ایک معاہدہ کرایا جس سے پانی کی تقسیم کا تنازعہ ختم ہوگیا۔ قومی مالیاتی ایوارڈ کے ذریعے سے صوبوں کو قابل تقسیم محاصل سے حصہ دیا گیا۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی میں کئی مثبت تبدیلیاں کی گئیں۔ مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے بھارت کو باضابطہ دعوت دی گئی۔

28۔ محمد نواز شریف کے پہلے دورِ حکومت کا خاتمہ کیسے ہوا؟

جواب: وزیراعظم نواز شریف اور صدر غلام اسحاق خان کے درمیان تعلقات خوشگوار نہ رہے۔ صدر پاکستان غلام اسحاق خان نے 18 اپریل 1993ء کو آئین کی شق 58-2B کا سہارا لے کر نواز شریف کی حکومت کو برطرف کردیا قومی اور صوبائی اسمبلیاں تحلیل کردیں۔ ملک میں جاری سیاسی کشمکش کی وجہ سے صدر کو بھی اپنے عہدے سے استعفیٰ دینا پڑ گیا۔

29۔ 1997ء میں ملک میں عام انتخابات منعقد ہوئے مختصراً بیان کریں۔

جواب: **1997ء عام انتخابات:**

1997ء میں ملک میں عام انتخابات منعقد ہوئے جس کے نتیجے میں مرکز میں میاں نواز شریف وزیراعظم اور پنجاب میں میاں شہباز شریف وزیراعلیٰ بنے۔ محمد رفیق تارڑ کو صدرِ پاکستان بنایا گیا۔ اس طرح نواز شریف کو پنجاب اور مرکز میں مضبوط اور پُراعتماد فضا میسر آئی۔

30۔ 58-2B کی شق کا خاتمہ کیسے ہوا؟

جواب: 58-2B کی شق کا خاتمہ میاں نواز شریف نے اپنے دوسرے دورِ حکومت میں حزب اختلاف کو ساتھ ملا کر آئین میں تیرھویں ترمیم کی جس کے نتیجے میں صدرِ مملکت کے خصوصی اختیارات کو محدود کر کے وزیراعظم کے اختیارات میں اضافہ کیا گیا اس طرح آئین 58-2B کی شق کو نکال دیا گیا جس کے ذریعے سے کوئی بھی صدر کسی بھی اسمبلی کو کسی بھی وقت برخاست کرسکتا تھا۔

31۔ نواز شریف کے دوسرے دورِ حکومت کی معاشی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: حکومت نے لوگوں کو چھوٹے مکانات کی تعمیر کے لیے قرضے فراہم کیے 1998ء میں لاہور اسلام آباد موٹروے کا افتتاح کیا گیا۔ 1998ء میں حکومت نے مردم شماری کرائی جس کے تحت ملک کی آبادی 13 کروڑ افراد پر مشتمل تھی 'قرض اُتارو ملک سنوارو' کے نام سے مہم کا آغاز کیا گیا۔ اس سکیم کی مد میں اربوں روپے جمع ہوئے۔

32۔ محمد نواز شریف کے دوسرے دورِ حکومت کی تعلیمی اصلاحات بیان کریں۔

جواب:
(i) 1998ء میں حکومت نے نئی تعلیمی پالیسی کا اعلان کیا۔
(ii) ہزاروں سکولوں میں سیکنڈ شفٹ کی تدریس کا اہتمام کیا گیا۔
(iii) تعلیمی اداروں میں ناظرہ قرآن مجید اور باترجمہ قرآن کی تعلیم کا اعلان کیا گیا۔
(iv) بی اے۔ بی ایس سی تک اسلامیات کی تعلیم لازمی قرار دینے کا اعلان کیا گیا۔

33۔ فلور کراسنگ سے کیا مراد ہے؟

جواب: چودھویں ترمیم کی رو سے اراکین اسمبلی کے پارٹی تبدیل کرنے (فلور کراسنگ Flour crossing) پر پابندی لگادی گئی۔ اس ترمیم میں یہ بھی کہا گیا کہ اگر پارلیمانی پارٹی کا کوئی رکن غیر قانونی سرگرمی میں ملوث پایا جائے تو اس کے خلاف سات دن میں کاروائی کی جاسکتی ہے۔

34۔ نواز شریف کے دوسرے دورِ حکومت کی انتظامی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: (i) حکومت نے عوام کے مسائل مقامی سطح پر حل کرنے کے لیے خدمت کمیٹیاں بنائیں۔ 1997ء میں بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو ووٹ ڈالنے کا حق دیا گیا۔

(ii) 28 اور 30 مئی کو ایٹمی دھماکے کیے اور پاکستان دنیا کی ساتویں ایٹمی طاقت بن گیا۔

(iii) 1995ء میں بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی لاہور آئے ایک مشترکہ اعلامیہ پر بھی دستخط ہوئے جسے اعلان لاہور کا نام دیا گیا۔

(iv) 1999ء میں لوڈ شیڈنگ کو کم کرنے کے لیے واپڈا میں فوج کے جوانوں کو تعینات کیا جس سے کافی اچھے نتائج برآمد ہوئے۔

35۔ اعلان لاہور سے کیا مراد ہے؟

جواب: اعلان لاہور 1999 میں بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی لاہور آئے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات معمول پر لانے کے لیے کئی اقدامات کا اعلان کیا گیا۔ایک مشترکہ اعلامیہ پر بھی دستخط ہوئے'' جسے اعلان لاہور'' کا نام دیا گیا۔

36۔ محمد نواز شریف کے دوسرے دور حکومت کا خاتمہ کیسے ہوا؟

جواب: کارگل کے واقعہ سے میاں نواز شریف اور جنرل پرویز مشرف کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ پرویز مشرف سرکاری دوسرے پر بیرون ملک تھے ان کی عدم موجودگی میں وزیر اعظم نواز شریف نے جنرل ضیاء الدین کو چیف آف آرمی سٹاف بنا دیا۔لیکن فوج کے اعلیٰ افسران نے اس سے انکار کر دیا۔ 12 اکتوبر 1999ء کو جنرل پرویز مشرف نے میاں نواز شریف کی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور اسمبلیاں تحلیل کر دیں۔

37۔ محمد نواز شریف کے تیسرے دور حکومت کی آئینی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: **اکیسویں ترمیم 2015ء:** پشاور میں سانحہ آرمی پبلک سکول کے بعد ملٹری کورٹس کا قیام عمل میں لایا گیا۔

بائیسویں ترمیم: چیف الیکشن کمیشن آف پاکستان کی اہلیت اور دائرہ اختیار میں اس طرح تبدیل کی گئی کہ بیورو کریٹس اور ٹیکنو کریٹس بھی الیکشن کمیشن آف پاکستان کے ممبر بنیں۔

انیسویں ترمیم 2017ء: 2015ء میں قومی اسمبلی نے اکیسویں ترمیم میں 2 سال کے لیے ملٹری کورٹس قائم کیں۔ تیرویں ترمیم میں یہ دورانیہ 6 جنوری 2017ء کو ختم ہو گیا۔ملٹری کورٹس کے دورانیے کو مزید 2 سال تک بڑھا دیا گیا۔

چوبیسویں ترمیم 2017ء: 2017ء مردم شماری کے نتائج کی بنیاد پر حلقہ بندیوں کی دوبارہ تشکیل کی گئی۔

38۔ محمد نواز شریف کے تیسرے دورِ حکومت کی انتظامی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے مختلف اقدامات اُٹھائے گئے 2013ء میں نواز شریف نے امریکی دورے کے دوران امریکی صدر بارک اوباما سے ملاقات کی۔ دہشت گردی کو ختم کرنے کے لئے ضرب عضب کے نام سے شمالی وزیرستان باڑہ اور سوات میں کامیاب فوجی کارروائی کا آغاز کیا گیا۔

39۔ جنرل پرویز مشرف کے دورِ حکومت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: 12 اکتوبر 1999ء کو جنرل پرویز مشرف مسلم لیگ (ن) کی حکومت ختم کر کے پاکستان کے چیف ایگزیکٹو بن گئے 20 جون 2001 کو صدر پاکستان کا عہدہ سنبھال لیا۔قومی وصوبائی اسمبلیاں تحلیل کر دی گئیں۔ ملک میں ہنگامی حالت کا اعلان کیا گیا۔ جنرل پرویز مشرف نے سپریم کورٹ سے تین برس کے لیے حکومت کرنے کی اجازت حاصل کر لی۔

40۔ جنرل پرویز مشرف کے دورِ حکومت کی تعلیمی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: **تعلیمی اصلاحات:**

روشن خیالی اعتدال کے تحت تعلیمی نصاب کو تبدیل کیا گیا۔ پہلی مرتبہ دینی مدارس کے طلباء کو کمپیوٹر سائنس اور دوسرے سائنسی مضامین بڑھانے کا آغاز کیا گیا۔

41۔ جنرل پرویز مشرف کے دورِ حکومت کی معاشی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: جنرل پرویز مشرف کے دورِ حکومت میں تمام تر حکمت عملی معاشی ترقی کی سمت رہی افغانستان میں خانہ جنگی کے باوجود پاکستان کی اقتصادی صورت حال بہتر رہی۔ امریکہ میں دہشت گردی کے باعث پاکستان کی اہمیت اختیار کر گیا۔ مغربی ممالک کی امداد کے باعث پاکستان کی معیشت کو سہارا ملا اور معاشی ترقی کی رفتار سات (7) فیصد رہی۔ مجموعی طور پر اس دور کو معاشی لحاظ سے مستحکم دور کہا جا سکتا ہے۔

42۔ جنرل پرویز مشرف کے دورِ حکومت میں کون سی نئی صنعتیں قائم کی گئیں۔

جواب: مشرف دورِ حکومت میں کئی نئی صنعتیں قائم کی گئیں جن میں موٹر گاڑیوں کی صنعت موٹر سائیکل بنانے کی صنعت، چینی بنانے کی صنعت کیمیکل کی صنعت، بجلی کا سامان بنانے کی صنعت، سیمنٹ کی صنعت اور فولاد سازی کی صنعت قابل ذکر ہیں۔

43۔ صدر پرویز مشرف نے روشن خیالی کو فروغ دینے کے لیے کیا اقدامات کیے؟

جواب: جنرل پرویز مشرف کے دور میں روشن خیالی اور اعتدال پسندی جیسی اصلاحات کا بہت چرچا رہا۔ ملک میں بہت سے نجی ٹیلیویژن چینل متعارف کرائے گئے۔ کئی اخبارات اور رسائل کا اجراء کیا گیا۔ ائیر فورس میں پہلی بار فلائنگ فائٹر کی حیثیت سے خواتین کو بھرتی کیا گیا۔ ایک خاتون ڈاکٹر شمشاد اختر کو گورنر سٹیٹ بنک آف پاکستان بنایا گیا۔ خواتین کو بطور ٹریفک وارڈن بھرتی کیا گیا۔ آرمی میں میڈیکل کور کے علاوہ پہلی بار بحیثیت کیڈٹ اور انجینئر خواتین کو بھرتی کیا گیا۔ قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں خواتین کے لیے نشستیں مخصوص کی گئیں۔

44۔ سترھویں ترمیم کیا ہے؟

جواب: جنرل پرویز مشرف کے دور میں پاکستان کے آئین میں سترھویں ترمیم 2003ء میں کی گئی جس کے تحت صدر پاکستان کو قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیاں تحلیل کرنے کا اختیار دوبارہ مل گیا۔

45۔ مقامی حکومتوں کا نفاذ اور مقاصد بیان کریں۔

جواب: جنرل پرویز مشرف نے 14 اگست 2001ء سے مقامی حکومتوں کا نظام نافذ کیا۔ یہ نظام مقامی حکومتوں کے قیام اور اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی کو یقینی بنانے کے لئے نافذ کیا گیا اس نظام کے تین بنیادی قاصد تھے۔

(i) وسائل کی ضلع کی سطح پر دستیابی

(ii) مقامی معاملات مقامی سطح پر حل کرنا

(iii) اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی

46۔ 2002ء میں ملک میں عام انتخابات منعقد کروائے مختصر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: **عام انتخابات 2002ء:** جنرل پرویز مشرف نے اپنے اقتدار کے تین سال مکمل ہونے پر ملک میں عام انتخابات منعقد کروائے۔ صدارتی حکم کے تحت منعقد ہونے والے انتخابات میں قومی اسمبلی کے 342 عام ووٹروں کے ذریعے سے 60 خواتین اور 10 اقلیتی نشستیں بذریعہ کوٹہ مختص کی گئی

انتخاب میں حصہ لینے کی بنیادی اہلیت کم از کم بی۔اے مقرر کی گئی۔ مسلمان ہونے کی شرط ختم کر دی گئی۔ ان انتخابات میں مسلم لیگ (ق) نے اکثریت حاصل کی۔

47۔ میر ظفر اللہ خان جمالی کون تھے؟

جواب: میر ظفر اللہ خان جمالی صوبہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے پاکستان کے واحد وزیر اعظم تھے جو 2002ء کے عام انتخابات کے بعد وزیر اعظم بنے۔

48۔ 2008ء عام انتخابات پر مختصر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: 2008ء کے عام انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی نے اکثریت حاصل کی اور سید یوسف رضا گیلانی وزیر اعظم بنے جو 2012ء تک وزیر اعظم کے عہدے پر فائز رہے۔

49۔ سید یوسف رضا گیلانی کے دورِ حکومت کی تعلیمی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: **تعلیمی اصلاحات:** حکومت نے نیشنل کمیشن فار ہیومن ڈویلپمنٹ کے ذریعے بالغ افراد کو تعلیم دینے کے لیے تعلیم بالغاں پروگرام شروع کیا۔ دہشت گردی سے تباہ شدہ علاقوں میں تعلیمی اداروں کی تعمیر نو کے لیے اقدامات کیے گئے۔

50۔ سید یوسف رضا گیلانی کے دورِ حکومت کی معاشی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: **معاشی اصلاحات:** اس دور کے اہم اقدامات میں ساتواں قومی مالیاتی ایوارڈ، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام، وسیلہ حق پروگرام، خواتین کی ترقی و تحفظ اور خواتین کے لیے سرکاری، ملازمتوں میں دس فیصد کوٹہ مختص کرنا جیسے اقدامات شامل ہیں۔

51۔ سید یوسف رضا گیلانی کے دور میں کی گئی اٹھارویں ترمیم بیان کریں۔

جواب: اٹھارویں ترمیم 2010ء اٹھارویں آئینی ترمیم 2010 میں منظور ہوئی جس کے ذریعے صوبہ سرحد کا نام بدل کر خیبر پختونخواہ رکھ دیا گیا۔ وفاق اور صوبوں کے درمیان کنکرنٹ لسٹ کو ختم کر دیا گیا۔ اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کے تقرر کے لیے جوڈیشنل کمیشن آف پاکستان اور ایک پارلیمانی کمیٹی بنائی گئی۔

52۔ سید یوسف رضا گیلانی کے دورِ حکومت کا خاتمہ کیسے ہوا؟

جواب: 19 جون 2012ء کو توہین عدالت کے مقدمہ میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے تحت سید یوسف رضا گیلانی کو اپنا عہدہ چھوڑنا پڑا۔ اس کے بعد راجا پرویز اشرف 2013ء تک وزیر اعظم رہے۔

53۔ 2018ء عام انتخابات پر مختصر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: **2018ء عام انتخابات:** پاکستان میں عام انتخابات 25 جولائی 2018ء کو منعقد ہوئے ان انتخابات میں پاکستان تحریک انصاف نے برتری حاصل کی اور عمران خان پاکستان کے وزیر اعظم بنے۔ پاکستان تحریک انصاف وفاق کے علاوہ خیبر پختونخواہ اور پنجاب میں حکومت بنانے میں کامیاب ہوگئی۔

54۔ عمران خان کے دورِ حکومت کی انتظامی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: **انتظامی اصلاحات:** چین، ملائیشیا، ترکی، برطانیہ اور متحدہ عرب امارات سمیت کئی ممالک کے شہریوں کو ویزہ آن آرائیول دینے کی سہولت فراہم کی۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے سیاحت کے شعبے میں خاطر خواہ اقدامات کیے۔ اور اس حوالے سے پاکستان ٹوارزم ڈیویلپمنٹ کارپوریشن کے تحت کوآرڈی نیشن بورڈ تشکیل دیا تاکہ ملک میں سیاحت کو فروغ حاصل ہوا۔

55۔ عمران خان کے دورِ حکومت کی صحت سے متعلق اصلاحات بیان کریں۔

جواب: لوگوں کو علاج معالجے کے لئے صحت سہولت پروگرام کے تحت صحت انصاف کارڈ کا اجراء کیا گیا۔ جس کے تحت غریب اور نادار افراد کو ہسپتالوں میں علاج معالجہ کرانے کی سہولت حاصل ہوگئی۔

56۔ سید یوسف رضا گیلانی کے دورِ حکومت کی انتظامی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: دہشت گردی کے خلاف جنگ کامیابی سے جاری رہی۔ آغاز حقوق بلوچستان کے تحت صوبہ بلوچستان کو جائز حقوق دیے گئے۔ گلگت بلتستان کی داخلی خودمختاری سمیت متعدد اقدامات کیے گئے۔

57۔ عمران خان کے دورِ حکومت کی تعلیمی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: تعلیم کی ترقی کے لیے ایک قوم ایک نصاب کے اصول پر نیا نصاب ترتیب دیا گیا۔ جس میں پہلے مرحلے میں پہلی سے پانچویں جماعت تک یکساں نصاب اور کتب مرتب کی گئیں۔ دوسرے مرحلے میں چھٹی سے آٹھویں جماعت تک کا نصاب اور کتب جب کہ تیسرے مرحلے میں نویں سے بارہویں جماعت کا نصاب اور کتب شامل ہیں۔ یہ نیا نصاب بچوں کی جدید تعلیمی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ کردار سازی، اخلاق سازی اور حب الوطنی کو فروغ دے گا۔ یہ روایتی رٹا سسٹم کی حوصلہ شکنی کے ساتھ ساتھ طلباء کے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت میں اضافہ کرے گا۔

57۔ عمران خان کے دورِ حکومت کی صنعتی اصلاحات بیان کریں۔

جواب: توانائی کے مسئلے کی وجہ سے صنعتیں بحران کا شکار تھیں۔ ان کی ترقی کے لیے بجلی، گیس اور تیل کی قیمتوں کو کنٹرول کیا گیا۔ مستقل بنیادوں پر صارفین کو سستی بجلی کی فراہمی کے لیے حکومت نے بجلی پیدا کرنے والے خودمختار اداروں کے ساتھ بنیادی معاہدے پر نظر ثانی کے لئے مذاکرات کا آغاز کیا۔

58۔ ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: ذوالفقار علی بھٹو کا دورِ حکومت: مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد جنرل یحییٰ خان نے 20 دسمبر 1971ء کو پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین ذوالفقار علی بھٹو کو اقتدار منتقل کر دیا۔ اس طرح ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت کا آغاز ہوا۔ 21 اپریل 1972ء کو ملک سے مارشل لاء کا خاتمہ کر دیا گیا۔ عبوری آئین کے تحت ذوالفقار علی بھٹو نے حکومت سنبھال لی اور ملکی مسائل کی طرف توجہ دی۔

59۔ گلگت بلتستان قانون ساز اسمبلی کی نشستوں کی وضاحت کریں۔

جواب: گلگت بلتستان قانون ساز اسمبلی کی 33 نشستیں ہیں جن میں سے 24 پر براہِ راست انتخابات منعقد ہوتے ہیں جب کہ 6 نشستیں خواتین اور 3 نشستیں ٹیکنو کریٹس کے لئے مخصوص ہیں۔

60۔ سپریم کورٹ نے کن ڈیموں کی فوری تعمیر کا حکم دیا؟

جواب: 4 جولائی 2018ء کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے دیامر بھاشا ڈیم اور مہمند ڈیم کی فوری تعمیر کا حکم دیتے ہوئے چیئرمین واپڈا کی سربراہی میں کمیٹی قائم کی۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ 1985ء سے 1988ء کے دوران پاکستان کے وزیر اعظم رہے۔
(الف) محمد خان جونیجو (ب) میاں نواز شریف (ج) ظفر اللہ خان جمالی (د) شوکت عزیز

2۔ پاکستان نے ایٹمی دھماکے کیے۔
(الف) 1996ء (ب) 1999ء (ج) 1997ء (د) 1998ء

3۔ ورلڈ ٹریڈ سینٹر 9/11 کا واقعہ پیش آیا۔
(الف) 2001ء میں (ب) 2003ء میں (ج) 2005ء میں (د) 2007ء میں

4۔ 1998ء کے صدارتی انتخاب میں صدر پاکستان بنے۔
(الف) فضل الٰہی چودھری (ب) غلام اسحاق خان (ج) محمد رفیق تارڑ (د) سردار فاروق احمد خان لغاری

5۔ آئین 1973ء میں جس ترمیم سے اراکین اسمبلی کے فلور کراسنگ پر پابندی لگائی گئی۔
(الف) آٹھویں ترمیم (ب) تیرھویں ترمیم (ج) چودھویں ترمیم (د) اٹھارویں ترمیم

6۔ ذوالفقار علی بھٹو کو اقتدار منتقل ہوا۔
(الف) 20 دسمبر 1970 (ب) 20 دسمبر 1971 (ج) 20 دسمبر 1972ء (د) 20 دسمبر 1977

7۔ ذوالفقار علی بھٹو کو اقتدار منتقل کیا۔
(الف) جنرل یحییٰ خان نے (ب) جنرل ایوب خان نے (ج) جنرل ضیاء الحق نے (د) جنرل پرویز مشرف نے

8۔ ملک سے مارشل لاء کا خاتمہ کیا گیا۔
(الف) 1970ء (ب) 1971ء (ج) 1972ء (د) 1973ء

9۔ دستور ساز کمیٹی.........................اراکین پر مشتمل تھی۔
(الف) 25 (ب) 30 (ج) 35 (د) 40

10۔ سٹیٹ لائف انشورنس آف پاکستان کا ادارہ قائم کیا۔
(الف) ذوالفقار علی بھٹو (ب) بے نظیر بھٹو (ج) نواز شریف (د) یوسف رضا گیلانی

11۔ دولتِ مشترکہ کی تنظیم قائم ہوئی۔
(الف) 1925ء (ب) 1926ء (ج) 1927ء (د) 1928ء

12۔ ذوالفقار علی بھٹو نے زرعی اصلاحات کا اعلان کیا۔
(الف) یکم مارچ 1972ء (ب) یکم اپریل 1972ء (ج) یکم فروری 1972ء (د) یکم جون 1972ء

13۔ بارانی زرعی اراضی کی حد مقرر کی گئی۔
(الف) 150 ایکڑ (ب) 200 ایکڑ (ج) 300 ایکڑ (د) 350 ایکڑ

14۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی قائم ہوئی۔
(الف) 1972ء (ب) 1973ء (ج) 1974ء (د) 1975ء

15۔ پیپلز اوپن یونیورسٹی پرانا نام ہے۔
(الف) پنجاب یونیورسٹی کا (ب) علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی (ج) لاہور یونیورسٹی کا (د) اسلامک یونیورسٹی کا

16۔ روٹی، کپڑا اور مکان نعرہ تھا۔
(الف) قومی اتحاد کا (ب) پیپلز پارٹی کا (ج) مسلم لیگ کا (د) تحریک انصاف کا

17۔ ذوالفقار علی بھٹو کی معاشی حکمت عملی کی سمت تھی۔
(الف) دین اسلام (ب) سوشلزم (ج) جمہوریت (د) مارشل لاء

18۔ بے گھر افراد کے لیے 5 مرلہ سکیم کا آغاز کیا؟
(الف) پرویز مشرف نے (ب) بے نظیر بھٹو نے (ج) ذوالفقار علی بھٹو (د) نواز شریف نے

19۔ .... کے دور میں متفقہ آئین 1973ء نافذ کیا گیا؟
(الف) بے نظیر بھٹو (ب) جنرل یحییٰ خان (ج) جنرل ایوب خان (د) ذوالفقار علی بھٹو

20۔ فاٹا (FATA) کو پاکستان کا حصہ قرار دیا گیا۔
(الف) 1974ء میں (ب) 1976ء میں (ج) 1978ء میں (د) 1980ء میں

21۔ چوتھی ترمیم 1975ء میں اقلیتوں کے لیے نشستوں کا اضافہ کیا گیا؟
(الف) پانچ (ب) چھ (ج) آٹھ (د) دس

22۔ پاکستان نے .... کے ساتھ شملہ معاہدہ کیا۔
(الف) چین (ب) روس (ج) امریکہ (د) بھارت

23۔ دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس کا انعقاد ہوا۔
(الف) 1974ء میں (ب) 1972ء میں (ج) 1970ء میں (د) 1968ء میں

24۔ دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس منعقد ہوئی۔
(الف) رباط میں (ب) ڈھاکہ میں (ج) لاہور میں (د) کولمبو میں

25۔ جنرل ضیاء الحق کا دورِ حکومت شروع ہوا۔
(الف) 1977ء سے (ب) 1988ء سے (ج) 1991ء سے (د) 1970ء سے

26۔ حزب کی جماعتوں نے متحد ہو کر تشکیل دیا۔
(الف) مسلم لیگ (ب) عوامی لیگ (ج) پاکستان جمہوری اتحاد (د) پاکستان قومی اتحاد

27۔ ذوالفقار علی بھٹو کو کس قتل کیس میں سزائے موت دی گئی۔
(الف) نواب محمد احمد خاں (ب) نواب وقار الملک (ج) ضیاء الحق (د) محمد خان جونیجو

28۔ جنرل ضیاء الحق نے انتخابات کرائے۔
(الف) 1988ء میں (ب) 1985ء میں (ج) 1982ء میں (د) 1980ء میں

29۔ آئین پاکستان 1973ء میں آٹھویں ترمیم کی گئی۔
(الف) 1982ء میں (ب) 1985ء میں (ج) 1988ء میں (د) 1990ء میں

30۔ آٹھویں ترمیم کی رو سے اختیارات حاصل ہوئے۔
(الف) صدر پاکستان کو (ب) وزیر خزانہ کو (ج) وزیراعظم کو (د) وزیراعلیٰ کو

31۔ محمد خان جونیجو کی حکومت کا خاتمہ ہوا۔
(الف) 29 اپریل کو (ب) 29 مئی کو (ج) 29 جون کو (د) 29 اگست کو

32۔ زرعی پیداوار پر عشر نافذ کیا۔
(الف) جنرل ضیاء الحق نے (ب) جنرل یحییٰ خان نے (ج) بے نظیر بھٹو نے (د) نواز شریف نے

33۔ عشر کی شرح بارانی علاقوں میں تھی۔
(الف) دس فیصد (ب) بیس فیصد (ج) پانچ فیصد (د) 15 فیصد

34۔ پاکستان کے پہلے سویلین چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر تھے۔
(الف) لیاقت علی خان (ب) قائداعظم (ج) ذوالفقار علی بھٹو (د) جنرل ایوب خان

35۔ اسلامیات اور مطالعہ پاکستان کو.....................تک لازمی قرار دیا گیا۔
(الف) انٹر (ب) ایم اے (ج) گریجوایشن (د) میٹرک

36۔ زکوٰۃ کا نظام سرکاری سطح پر نافذ کیا گیا۔
(الف) 1980ء میں (ب) 1985ء میں (ج) 1970ء میں (د) 1975ء میں

37۔ مسلمانوں کھاتے داروں کے اکاؤنٹ سے زکوٰۃ کاٹی جانے لگی۔
(الف) 2.5% (ب) 3.5% (ج) 2.0% (د) 4%

38۔ سینٹ کے اراکین کی مدت مقرر کی گئی۔
(الف) 4 سال (ب) 6 سال (ج) 8 سال (د) 3 سال

39۔ قرارداد مقاصد کو دستور کا حصہ بنایا۔
(الف) سید یوسف رضا گیلانی (ب) ذوالفقار علی بھٹو (ج) ضیاء الحق (د) نواز شریف

40۔ قومی اسمبلی اور سینٹ کے لیے ورکنگ دن مقرر کیے گئے۔
(الف) 100 (ب) 120 (ج) 130 (د) 140

41۔ روسی افواج افغانستان میں داخل ہوئیں۔
(الف) 1979ء میں (ب) 1980ء میں (ج) 1986ء میں (د) 1989ء میں

42۔ جنیوا کس ملک کا شہر ہے۔
(الف) روس (ب) امریکہ (ج) برطانیہ (د) سوئٹزرلینڈ

43۔ جنیوا معاہدہ طے پایا۔
(الف) اپریل 1987ء (ب) اپریل 1988ء (ج) اپریل 1986ء (د) اپریل 1989ء

44۔ روس نے افغانستان سے اپنی فوج واپس بلائی۔
(الف) 1986ء (ب) 1987ء (ج) 1988ء (د) 1989ء

45۔ بے نظیر بھٹو کا پہلا دورِ حکومت رہا۔
(الف) 1988-90ء (ب) 1988-91ء (ج) 1988-89ء (د) 1988-98ء

46۔ ضیاء الحق نے وفات پائی۔
(الف) 17 اگست 1988ء (ب) 6 اگست 1988ء (ج) 15 اگست 1988ء (د) 14 اگست 1988ء

47۔ اسلامی دنیا کی پہلی خاتون وزیراعظم بنی۔
(الف) ڈاکٹر شمشاد اختر (ب) شیریں مزاری (ج) بے نظیر بھٹو (د) شیری رحمان

48۔ صدر پاکستان وزیراعظم اور اس کی کابینہ کو فارغ کر سکتا تھا۔
(الف) آرٹیکل 58-2B کے تحت (ب) آرٹیکل 64-2B کے تحت
(ج) آرٹیکل 62-2B کے تحت (د) آرٹیکل 50-2B کے تحت

49۔ بے نظیر بھٹو کی حکومت نے ایک ادارہ قائم کیا جس سے ہزاروں لوگوں کو ملازمتیں دیں۔
(الف) یوتھ پلیسمنٹ بیورو (ب) اپلاٹمنٹ بیورو (ج) پیپلز ورکس (د) اپلیسمنٹ بیورو

50۔ ملک کی ترقی اور سماجی بیورو کے لیے بے نظیر نے شروع کیا۔
(الف) انکم سپورٹ پروگرام (ب) احساس پروگرام (ج) اپلاٹمنٹ بیورو (د) پیپلز ورکس

51۔ پاکستان دوبارہ دولت مشترکہ کا رکن بنا۔
(الف) 1980 میں (ب) 1989ء میں (ج) 1985ء میں (د) 1983ء میں

52۔ بھارتی وزیراعظم راجیو گاندھی..................سارک کانفرنس میں پاکستان آئے۔
(الف) تیسری (ب) چوتھی (ج) پانچویں (د) چھٹی

53۔ بے نظیر بھٹو کے پہلے دورِ حکومت میں صدارتی انتخاب کا انعقاد ہوا۔
(الف) دسمبر 1988ء (ب) دسمبر 1985ء (ج) دسمبر 1990ء (د) دسمبر 1980ء

54۔ بے نظیر کی پہلی حکومت کتنے ماہ چل سکی۔
(الف) 15 ماہ (ب) 20 ماہ (ج) 25 ماہ (د) 30 ماہ

55۔ 1993ء کے عام انتخابات میں اکثریت حاصل کی۔
(الف) پیپلز پارٹی نے (ب) مسلم لیگ (ج) عوامی لیگ (د) تحریک انصاف

56۔ بے نظیر بھٹو کے دورِ حکومت میں پانچ سالہ منصوبے کا آغاز ہوا۔
(الف) دوسرے (ب) پانچویں (ج) آٹھویں (د) چھٹے

57۔ بے نظیر بھٹو نے نئی پاور پالیسی کا اعلان کیا۔
(الف) 1993ء میں (ب) 1994ء میں (ج) 1990ء میں (د) 1995ء میں

58۔ 1993ء کے صدارتی انتخانب میں صدر منتخب ہوئے۔
(الف) غلام اسحاق خان (ب) رفیق تارڑ (ج) فاروق احمد خان لغاری (د) آصف علی زرداری

59۔ بے نظیر بھٹو کی پہلی حکومت کے خاتمہ کے بعد ملک میں انتخابات کرائے گئے۔
(الف) 1988ء میں (ب) 1990ء میں (ج) 1993ء میں (د) 1970ء میں

60۔ خسارے میں چلنے والے قومی اداروں کے لیے نجکاری کمیشن قائم کیا۔
(الف) بے نظیر بھٹو نے (ب) نواز شریف نے (ج) پرویز مشرف نے (د) عمران خان

61۔ نواز حکومت نے صدارتی آرڈیننس کے ذریعے محکمہ قائم کیا۔
(الف) بیت المال کا (ب) زکوٰۃ کا (ج) وقف کا (د) سوشل سکیورٹی کا

62۔ 1991ء میں آئین میں ترمیم کی گئی۔
(الف) دسویں (ب) گیارھویں (ج) بارھویں (د) آٹھویں

63۔ میاں نواز شریف کے دوسرے دورِ حکومت میں صدر بنے۔
(الف) غلام اسحاق خان (ب) عارف علوی (ج) فاروق احمد لغاری (د) رفیق تارڑ

64۔ میاں نواز شریف کے پہلے دورِ حکومت کا خاتمہ ہوا؟
(الف) 8 اپریل 1993ء (ب) 9 اپریل 1993ء (ج) 20 اپریل 1993ء (د) 21 اپریل 1993ء

65۔ میاں نواز شریف نے حزب اختلاف کو ساتھ ملا کر آئین میں ترمیم کی۔
(الف) تیرھویں ترمیم (ب) چھٹی ترمیم (ج) ساتویں ترمیم (د) آٹھویں ترمیم

66۔ کس کے دورِ حکومت میں آئین 58-2B شق کو نکال دیا گیا۔
(الف) بے نظیر بھٹو (ب) پرویز مشرف (ج) میاں نواز شریف (د) یوسف رضا گیلانی

67۔ موٹروے کا افتتاح ہوا۔
(الف) 1998ء میں (ب) 1996ء میں (ج) 1994ء میں (د) 1992ء میں

68۔ 12 اکتوبر 1999ء کو نواز شریف حکومت کا تختہ الٹا دیا۔
(الف) جنرل ضیاءالدین نے (ب) جنرل قمر باجوہ نے (ج) جنرل پرویز مشرف نے (د) جنرل یحییٰ خان

69۔ نواز شریف نے تیسری مرتبہ وزارتِ عظمیٰ کا قلمدان سنبھالا۔
(الف) 2011ء میں (ب) 2012ء میں (ج) 2013ء میں (د) 2014ء میں

70۔ سانحہ آرمی پبلک سکول پشاور کس سن میں ہوا؟
(الف) 2014ء میں (ب) 2015ء میں (ج) 2016ء میں (د) 2017ء میں

71۔ شمالی وزیرستان اور سوات میں کس نام سے فوجی کارروائی کا آغاز کیا گیا۔
(الف) وزیرستان آپریشن (ب) کارگل جنگ (ج) ضرب عضب (د) باڑہ آپریشن

72۔ جنرل پرویز مشرف نے صدرِ پاکستان کا عہدہ سنبھالا۔
(الف) 12 اکتوبر 1999ء میں (ب) 20 جون 2001ء میں (ج) یکم مارچ 2002ء میں (د) 11 فروری 2003ء میں

73۔ پرویز مشرف کے دور میں صنعتوں میں جی۔ڈی۔پی کا حصہ رہا۔
(الف) 13% (ب) 15% (ج) 16% (د) 18%

74۔ 2003 میں آئین پاکستان میں ترمیم کی گئی۔
(الف) پندرھویں (ب) تیرھویں (ج) سترھویں (د) اٹھارویں

75۔ مقامی حکومتوں کے نظام کے مقاصد تھے۔
(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

76۔ مقامی حکومتوں کے نظام کی بنیادی اکائی ہے۔
(الف) تحصیل کونسل (ب) یونین کونسل (ج) ٹاؤن کونسل (د) ضلع کونسل

77۔ میر ظفر اللہ خان جمالی کا تعلق کس صوبے سے تھا؟
(الف) پنجاب (ب) خیبر پختونخواہ (ج) بلوچستان (د) سندھ

78۔ 2008ء میں وزیراعظم کے عہدے پر فائز ہوئے۔
(الف) آصف زرداری (ب) ظفر اللہ جمالی (ج) یوسف رضا گیلانی (د) نواز شریف

79۔ صوبوں کے درمیان کنکرنٹ لسٹ کو کس ترمیم کے ذریعے ختم کیا گیا؟
(الف) تیرھویں (ب) سترھویں (ج) اٹھارویں (د) انیسویں

80۔ خیبر پختونخواہ کا پرانا نام تھا۔
(الف) فاٹا (ب) گلگت (ج) سرحد (د) بلوچستان

81۔ 2018ء میں عام انتخابات منعقد ہوئے۔
(الف) 25 جولائی کو (ب) 25 اگست کو (ج) 25 جون کو (د) 25 جولائی کو

82۔ سپریم کورٹ آف پاکستان نے دیامر بھاشا ڈیم کی تعمیر کا حکم دیا۔
(الف) 4 جولائی 2018ء کو (ب) 5 جولائی 2018ء کو (ج) 6 جولائی 2018ء کو (د) 7 جولائی 2018ء کو

83۔ پچیسویں ترمیم کے ذریعے..................کو خیبر پختونخواہ میں ضم کر دیا گیا۔
(الف) گوادر (ب) گلگت (ج) فاٹا (د) بلوچستان

84۔ گلگت بلتستان قانون ساز اسمبلی کی نشستیں ہیں۔
(الف) 30 (ب) 32 (ج) 33 (د) 35

85۔ پاکستان دنیا کا ایٹمی ملک ہے۔
(الف) پانچواں (ب) ساتواں (ج) آٹھواں (د) دسواں

86۔ 1973ء کا آئین باقاعدہ طور پر نافذ کیا گیا۔
(الف) 10 اگست کو (ب) 14 اگست کو (ج) 16 اگست کو (د) 18 اگست کو

87۔ پاکستان نے ایٹمی دھماکے کیے۔
(الف) 28 مئی 1996ء (ب) 28 مئی 1998ء (ج) 28 مئی 1999ء (د) 28 مئی 2000ء

88۔ عالم اسلام کا پہلا ایٹمی ملک ہے۔
(الف) سعودی عرب (ب) مراکش (ج) ایران (د) پاکستان

89۔ 28 مئی کو منایا جاتا ہے۔
(الف) یوم پاکستان (ب) یوم تکبیر (ج) یوم آزادی (د) یوم نجات

جوابات

1	الف	2	د	3	الف	4	ب	5	ج
6	ب	7	الف	8	ج	9	الف	10	الف
11	ب	12	الف	13	ج	14	ج	15	ب
16	ب	17	ب	18	ج	19	د	20	الف
21	ب	22	د	23	الف	24	ج	25	الف
26	د	27	الف	28	ب	29	ب	30	الف
31	ب	32	الف	33	الف	34	ج	35	ج
36	الف	37	الف	38	ب	39	ج	40	ج
41	الف	42	د	43	ب	44	د	45	الف
46	الف	47	ج	48	الف	49	د	50	د
51	ب	52	ب	53	الف	54	ب	55	الف
56	ج	57	ب	58	ج	59	ب	60	ب
61	الف	62	ج	63	د	64	الف	65	الف
66	ج	67	الف	68	ج	69	ج	70	الف
71	ج	72	ب	73	الف	74	ج	75	ب
76	ب	77	ج	78	ج	79	ج	80	ج
81	الف	82	الف	83	ج	84	ج	85	ب
86	ب	87	ب	88	د	89	ب		